پلمبریوں اور سبائیوں کا بڑا آپریشن

(پلمبریوں اور سبائیوں کی منطق اور نظریات کی روشنی میں)

تحقیق ابوروافض وقاص علی حیدری

دفاع اہل سنت ورد رافضیت

ادارہ دار التحقیق

فہرست مضامین

1- جنگ صفین پر پلمبریوں اور سبائیوں کا آپریشن 5

2- فیئۃ باغیہ کے مصداق اور اس کی حقیقت 12

3- احادیث حضرت حذیفہ اور حضرت سفینہ سے پلمبریوں اور سبائیوں کے استدلال کا پوسٹ مارٹم 19

4- حدیث حضرت سفینہ علیہ السلام 23

5- کیا مولا علی علیہ السلام کے لئے جائز تھا کہ وہ صحابہ کرام کو سب کریں۔ 25

6- حضرت علی علیہ السلام اور بدعات کا اِقرار 31

7- حضرت امام حسن علیہ السلام کی بیعت اور صلح پر پلمبریوں اور سبائیوں کے تراشیدہ حیلوں کا پوسٹ مارٹم 35

8- حضرت امیر معاویہ اور ان کے لشکر کے حق پر ہونے کا ثبوت 40

9- حضرت مولا علی اور حضرت امیر معاویہ کا مذہب ایک تھا۔ 42

10- حوالہ جات کے اصل کتب سے عکس 46

11- شیعہ کتب کے عکس 87

سُنی لائبریری

SUNNI 313

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع اہلسنت و رد رافضیت

پلمبریوں کا بڑا آپریشن ان کے اپنے اصولوں کی روشنی میں۔

تحقیق ابو روافض وقاص علی حیدری۔

نبی کریم ﷺ کی دو صحیح احادیث جناب عمار علیہ السلام اور حضرت سفینہ علیہ السلام کو لے کر پلمبری اور رافضی حضرات جناب امیر معاویہ علیہ السلام کے اجتہادات پر بدعات کا الزام اور جناب علی علیہ السلام کے کاندھے پر ہتھیار رکھ کر سب کرنے کا الزام وغیرہ لگاتے ہیں۔

آج ہم ان کی اسی رزیل فکر اور پلمبری سبائی فیکٹری میں تیار کردہ بلب کی روشنی میں کچھ احادیث پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یاد رہے اس روشنی کے نتائج کا میں جواب دار نہیں ہوں، کیوں کہ یہ ان بد نصیب پلمبریوں، رافضیوں کی سوچ پر نتائج بر آمد ہوں گے۔

اس میں مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت تحقیق پیش کی جائے گی۔

(1) جنگ صفین کے حوالے سے جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے لشکر پر پلمبریوں سبائیوں کے الزامات کا آپریشن۔

(2) فیہ باغیہ کے مصداق اور پلمبریوں سبائیوں کے استدلالات کا رد بلیغ۔

(3) احادیث حضرت حذیفہ و حضرت سفینہ علیہم السلام اور پلمبریوں سبائیوں کا جھوٹے پروپگنڈے کی نقاب کشائی۔

(4) کیاجناب علی علیہ السلام کے لیے یہ جائز تھا کہ وہ اصحاب رسول کو گالیاں دیں۔

(5) مولا علی علیہ السلام اور بدعات کا اقرار۔

(6) جناب حسن علیہ السلام کی بیعت پر پلمبریوں سبائیوں کی من گھڑت جاہلانہ تاویلات کا مسکن جواب۔

(7) اہل شام کا حق پر ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔

(8) جناب علی وجناب معاویہ علیہما السلام کا مذہب وعقیدہ ایک تھا۔

(1)۔ جنگ صفین پر پلمبریوں اور سبائیوں کا آپریشن

بلا تمہید پہلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: وَيْحَكُمْ - أَوْ قَالَ: وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے واقد بن محمد بن زید سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”تم پر افسوس ہوتا ہے (یا

فرمایا: تمہارے لیے تباہی ہو گی) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ''

صحیح مسلم جلد اول کتاب الایمان رقم حدیث نمبر 225. صفحہ نمبر 121

صحیح مسلم میں یہ حدیث چار اسناد سے مروی ہے۔

اب آیئے پلمبری بلب کی روشنی میں ان کو دیکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد اس چیز سے منع کیا کہ آپس میں ایک دوسرے سے قتال کر کے کافر نہ بننا یہاں پر توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہ حکم تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بشمول مولا علی علیہ السلام کو تھا پھر اس کے باوجود مولا علی علیہ السلام نے حکم کی مخالفت کیوں کی جبکہ فریق ثانی کا مطالبہ شرعی تھا اور یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لشکر کشی مولا علی علیہ السلام اور ان کے لشکریوں نے کی۔ پلمبری دماغ سے تو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی اور حکم تکفیر کی زد میں مولا علی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا لشکر آگیا۔ (معاذاللہ)

حدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنْ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ

فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔

حماد بن زید نے کہا: ہمیں عثمان شحام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور فرقد سبخی مسلم بن ابی بکرہ کے ہاں گئے، وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے ہاں اندر داخل ہوئے اور کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے (اپنے والد) حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے سن لو! پھر (اور) فتنے برپا ہوں گے، ان (کے دوران) میں بیٹھا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا، اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا یاد رکھو! جب وہ نازل ہو گا یا واقع ہوں گے تو جس کے (پاس) اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین وہ زمین میں چلا جائے۔ (حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: تو ایک شخص نے عرض کی اللہ کے رسول! اس کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے پاس یہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی تلوار لے، اس کی دھار کو پتھر سے کوٹے (کند کر دے) اور پھر اگر بچ سکے تو بچ نکلے! اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ کہا: تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول

!اگر مجھے مجبور کر دیا جائے اور لے جا کر ایک صف میں یا ایک فریق کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے اور کوئی آدمی مجھے اپنی تلوار کا نشانہ بنادے یا کوئی تیر آئے اور مجھے مار ڈالے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے وار نہ کیا ہوا) تو وہ اپنے اور تمہارے گناہ سمیٹ لے جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔

صحیح مسلم جلد سوئم کتاب الفتن رقم حدیث نمبر 7250 صفحہ نمبر 717۔

اس حدیث میں نبی اقدس ﷺ نے اپنے بعد فتنوں یعنی مسلمان کے باہمی جنگ جدال کے وقت دونوں گروہوں میں سے کسی کا بھی ساتھ دینے سے منع فرمایا، اور قابل غور بات یہ ہے کہ وہاں پر موجود ایک صحابی رسول ﷺ نے جب یہ پوچھا کہ اگر میں بحالت مجبوری میں کسی ایک لشکر میں شامل ہونے کے بعد قتل ہو جاؤں تو امام انبیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ قتل کرنے والا دوزخ میں ہو گا۔

اب یہاں پر امام الانبیاء علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر حق والے لشکر میں شامل ہوا تو جنتی اور کامیاب ہو گا بلکہ دونوں لشکروں میں سے کسی میں بھی شامل ہو کر کسی کی طرف سے قتل کرنے والے جہنمی ہوں گے۔

اب اسی حدیث کی روشنی میں اسی حدیث کے راوی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو بکرہ رضہ اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ

کامل فضیل بن حسین جحدری نے مجھے حدیث بیان کی کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب اور یونس سے حدیث بیان کی انھوں نے احنف بن قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (گھر سے) اس شخص (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شامل ہونے) کے ارادے سے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: میں نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصرت کرنا چاہتا ہوں۔ کہا تو انھوں نے مجھ سے کہا: احنف! لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ میں ہوں گے۔ کہا: تو میں نے عرض کی۔ یا کہا گیا۔ اللہ کے رسول اللہ! یہ تو قاتل ہوا) لیکن) مقتول کا یہ حال کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے (بھی) اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

صحیح مسلم جلد سوئم کتاب الفتن رقم حدیث نمبر 7252 صفحہ نمبر 719.

اس حدیث میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو بکرہ علیہ السلام ایک صاحب کو مولا علی علیہ السلام کا ساتھ دینے سے صرف اس لئے منع فرمارہے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا تھا کہ جب مسلمان آپس میں قتال کریں گے تو اس قتال کی وجہ سے یہ سب جہنمی ہوں گے۔اب پلمبری بلب کی روشنی میں یہ نتیجہ نکلا کہ مولا علی علیہ السلام اور ان کا لشکر۔۔(معاذاللہ)

👉 حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ، قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي، فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ ، فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ-----

میرے والد کے پاس علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو اپنے ساتھ لڑائی کے لیے نکلنے کو کہا، ان سے میرے والد نے کہا: میرے دوست اور آپ کے چچازاد بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی کہ "جب لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں"، لہٰذا میں نے بنالی ہے، اگر آپ چاہیں تو اسے لے کر آپ کے ساتھ نکلوں، عدیسہ کہتی ہیں: چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے میرے والد کو چھوڑ دیا۔

جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفتن رقم حدیث نمبر 2203۔

یہاں پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام قرآنی حکم قصاص لینے کی بجائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے گھروں میں جاکر مسلمانوں کے ساتھ قتال پر ابھارتے ہیں لیکن صحابی رسول جناب سیدنا اھبان بن صیفی علیہ السلام یہ کہہ کر مولا علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ پر جانے سے

انکار کر دیتے ہیں کہ ان کو امام الانبیاء علیہ السلام نے منع کیا تھا، اور یہ بھی کہ متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو امام الانبیاء علیہ السلام نے فتنہ قتال کے وقت کسی جماعت کا ساتھ دینے سے منع فرما دیا تھا۔

اب یہ حکم صرف ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے ہی نہیں بلکہ مولا علی علیہ السلام کے لیے بھی تھا لیکن یہاں نہ تو مولا علی علیہ السلام قتال سے رکے اور نہ ہی آپ جناب اھبان بن صیفی علیہ السلام کو اپنے حق پر ہونے کے بارے میں مطمئن کر پائے!

اور نہ پلمبریوں اور سبائیوں کی طرح یہ طعنہ دے پائے کہ تم پر تو خلیفہ راشد کی اطاعت واجب ہے۔

🛠️ پس ان احادیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام کی بحثیت خلیفہ راشد مطلق اطاعت واجب نہ تھی۔

📒 غور کریں! یہاں جتنی صحیح الاسناد احادیث پیش کی گئی ہیں ان کی زد میں پلمبریوں اور سبائیوں کی منطق سے مولا علی علیہ السلام بھی آرہے ہیں۔

اب ان احادیث سے بچنے کے لیے تاویلات و قرائن اور دوسری احادیث نبوی ﷺ سے خلیفہ راشد جناب مولا علی علیہ السلام کا دفاع ہم پر لازم ہے۔

اسی طرح جناب سیدنا امیر معاویہ علیہ السلام کا حدیث فیئۃ باغیہ اور حدیث سفینہ علیہ السلام میں کہیں بھی نام نہیں اس کے باوجود پلمبری اور سبائی زبردستی حضرت امیر معاویہ علیہ السلام اور ان کے لشکر کو زد میں لاتے ہیں۔ انصاف کا تقاضہ یہی ہے کہ وہاں بھی تاویلات کرنی ہوں گی تاکہ کسی بھی صحابی رسول ﷺ کی شان میں ذرا برابر بھی کمی واقع نہ ہو سکے۔

(2) فیئہ باغیہ کے مصداق اور اس کی حقیقت۔

پلمبری اور رافضیوں کا ہمیشہ سے یہ طریقہ واردات رہا ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امت کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لیے حدیث جناب عمار علیہ السلام کو لا کر اس حدیث میں فیہ باغیہ کے لفظ کو بطور مذمت کے پیش کر رہے ہوتے ہیں جبکہ باغی گروہ کے تعریف پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر اس شخص یا گروہ کو باغی کہا جاتا ہے جو حکومت وقت کے خلاف کھڑا ہو جائے۔

مثلاً آج اگر انڈیا کے مسلمان غیر مسلم حکومت کے خلاف کسی جائز اسلامی موقف کو لے کر کھڑے ہو جائیں تو عرف میں ان کو بھی باغی ہی کہا جائے گا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے ساتھ شامل صحابہ کرام کا موقف قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں کیا حثیت رکھتا ہے۔

جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے ساتھ شامل صحابہ کرام کا موقف بالکل درست تھا کیونکہ آپ علیہ السلام کا مطالبہ حکومت وقت سے قصاص کا تھا جو شریعت کی نگاہ میں جائز اور عقل کے عین مطابق تھا۔ پس لفظ باغی سے بھی پلمبریوں اور سبائیوں کو یہاں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اب آتے ہیں حدیث جناب عمار علیہ السلام میں فیہ باغیہ کے الفاظ کی طرف کہ کیا اس سے جناب معاویہ علیہ السلام کے لشکر کا تعین ہوتا ہے کہ نہیں۔

👈 مسند احمد، طبقات ابن سعد وغیرہ کی جتنی روایات جناب عمار علیہ السلام کے قاتلوں کے بارے میں ہیں ان سے واضح ہی نہیں ہوتا کہ قاتل کون تھا، جن روایات میں جناب ابو الغادیہ علیہ السلام کا ذکر ہے اس میں جو سند کے اعتبار سے درست روایت ہے اس میں جناب ابو غادیہ علیہ السلام ایک ایسے شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس کا نام اور اس کے لشکر کا تعین مجہول ہے۔ ملاحظہ فرمائیں مستدرک حاکم۔

👈 جناب معاویہ علیہ السلام کے لشکر کو قاتلین جناب عمار علیہ السلام ثابت کرنے کے لیے آپ علیہ السلام کے واقعہ شہادت کی مسند احمد کی ایک روایت پیش کرتے ہیں جس میں جناب معاویہ علیہ السلام نے انکی شہادت کی خبر سن کر یہ فرمایا تھا کہ ان کے قاتل وہ لوگ ہیں جو لے کر آئے۔ مسند احمد۔

اس روایت میں تو اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جناب عمار علیہ السلام کو شہید کرنے والے لوگ جناب معاویہ علیہ السلام کے لشکر میں نہیں تھے بلکہ یہ لوگ جناب علی علیہ السلام کے لشکر میں

شامل تھے۔ پلمبری اور سبائی جناب معاویہ علیہ السلام کے ان الفاظ کو تاویل کہتے ہیں جبکہ یہ جناب معاویہ علیہ السلام کی طرف سے تاویل نہیں تھی بلکہ انہوں نے یہ بات اپنی تحقیق پر کہی تھی اور آپ علیہ السلام کا یہ موقف پورے لشکر میں پھیل گیا اور اگر یہ بات غلط تھی یا یہ تاویل تھی تو مولا علی علیہ السلام اور ان کے لشکریوں کے لیے بہت عمدہ موقعہ تھا کہ وہ حدیث جناب عمار علیہ السلام کو پیش کر کے جناب معاویہ علیہ السلام کے خلاف اتمام حجت کرتے لیکن ہوا یہ کہ نہ تو مولا علی علیہ السلام نے جنابِ معاویہ علیہ السلام کی بات کی تردید کی اور نہ اس کو تاویلات پر مبنی کہا۔ اگر بقول پلمبریوں کے یہ الفاظ تاویل پر مبنی تھے تو اس دعوے کا ثبوت ان کے ذمہ ہے کہ وہ مولا علی علیہ السلام یا ان کے لشکر سے اس کا رد صحیح سند کے ساتھ پیش کریں۔

. 👈 واقعہ تحکیم کے وقت بھی اس حدیث کو جناب معاویہ علیہ السلام کے خلاف پیش نہیں کیا گیا۔ اس کا ثبوت اس روایت سے بھی ہوتا ہے جس میں تحکیم کی تفصیل مذکور ہے چنانچہ حضرت حبیب بن ثابت علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ

أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَہْلِہِ، أَسْأَلُہُ عَنْ ہٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَہُمْ عَلِيٌّ بِالنَّہْرَوَانِ، فَفِيمَا اسْتَجَابُوا لَہُ؟ وَفِيمَا فَارَقُوہُ؟ وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَہُمْ؟ قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِأَہْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرْسِلْ إِلٰى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ وَادْعُہُ إِلٰى كِتَابِ اللہِ فَإِنَّہُ لَنْ يَأْبٰى عَلَيْکَ، فَجَاءَ بِہِ رَجُلٌ فَقَالَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللہِ: {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللہِ لِيَحْكُمَ بَيْنَہُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِنْہُمْ وَہُمْ مُعْرِضُونَ} [آل عمران: ٢٣] فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، أَنَا أَوْلٰى بِذٰلِکَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللہِ، قَالَ: فَجَاءَتْہُ الْخَوَارِجُ، وَنَحْنُ نَدْعُوہُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ، وَسُيُوفُہُمْ عَلٰى عَوَاتِقِہِمْ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا نَنْتَظِرُ بِہٰؤُلَاءِ

الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ، أَلَا نَمْشِي إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ۔

میں سیدنا ابو وائل کے ہاں ان کی مسجد میں حاضر ہوا، میں ان سے ان لوگوں کی بابت دریافت کرنا چاہتا تھا جن کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نہروان کے مقام پر قتل کیا تھا، کہ لوگوں نے کیونکر ان کی بات مانی اور نہ ماننے والوں نے کیونکر ان کی بات نہ مانی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیوں کر ان کو قتل کرنا حلال سمجھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ صفین کے مقام پر موجود تھے، جب اہل شام کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہونے لگی، تو انہوں نے ٹیلے کی طرف پناہ لی، سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ علی رضی اللہ عنہ کی طرف مصحف بھیجیں اور انہیں کتاب اللہ کے فیصلہ پر آنے کی دعوت دیں، وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار نہیں کریں گے، تو ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قرآن لے کر آیا اور اس نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کافی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ}... بھلا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو اللہ کی کتاب میں سے حصہ دیا گیا اور انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ کتاب ان لوگوں کے مابین ہونے والے تنازعات کا فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق کج ادائی کے ساتھ منہ موڑ جاتا ہے۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب حاکم ہے، خارجی لوگ جنہیں ہم ان دنوں قراء کہا کرتے تھے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے

پاس آئے، وہ اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: امیر المومنین! یہ لوگ جو ٹیلے کی طرف پناہ لیے ہوئے ہیں، ہم ان کا انتظار کیوں کر رہے ہیں؟ ہم کیوں نہ تلواریں تان کر ان کی طرف لڑنے کو نکلیں تا آنکہ اللہ ہمارے اور انکے درمیان فیصلہ کر دے، یہ سن کر سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بولے: لوگو! اپنی رائے یا بات پر نظر ثانی کرو۔

صحیح بخاری جلد دوم کتاب لمغازی باب صلح حدیبیہ، صحیح مسلم جلد دوم، مسند احمد رقم حدیث نمبر 12352۔

صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی جناب سہیل بن حنیف علیہ السلام کے ہیں کہ

لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَاللهِ، مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا«

اللہ کی قسم! میں نے ابو جندل رضی اللہ عنہ (کے واقعے) کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (صلح کے) معاملے کو رد کر سکتا تو رد کر دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے کبھی کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر تلواریں نہیں رکھیں تھیں مگر ان تلواروں نے ہمارے لیے ایسے معاملے تک پہنچنے میں آسانی کر دی جس کو ہم جانتے تھے، سوائے تمہارے موجودہ معاملے کے۔

صحیح مسلم جلد دوم رقم حدیث نمبر۔4634۔

یہاں پر قابل غور بات جو ہمارے موقف کی دلیل ہے وہ یہ کہ جب جناب معاویہ علیہ السلام کی طرف سے مولا علی علیہ السلام کے پاس یہ پیغام بھیجا جاتا ہے کہ اپنے تنازعہ کا قرآن مجید سے فیصلہ کریں تو آپ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ

"میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں کہ تمہارے اور ہمارے درمیاں قرآن مجید حاکم ہو۔"

اس سے پلمبریوں اور سبائیوں کے موقف کی مولا علی علیہ السلام کی زبانی تردید ہو رہی ہے کیونکہ اگر جناب عمار علیہ السلام کی شہادت (جو اس تحکیم تک ہو چکی تھی) ہی حق و باطل کی کسوٹی تھی تو جناب علی علیہ السلام جناب معاویہ علیہ السلام کی طرف سے قرآن مجید سے فیصلہ کی دعوت دیتے وقت ہی کہہ دیتے کہ فیصلہ تو اس جناب عمار علیہ السلام کی شہادت نے کر دیا اب کس فیصلہ کے انتظار میں ہو۔

اور اسی طرح جناب سہیل بن حنیف علیہ السلام کے مسلم میں موجود درج بالا الفاظ بھی یہ ثابت کر رہے ہیں کہ جناب عمار بن یاسر علیہ السلام کی شہادت کے باوجود صفین کا معاملہ کلیئر نہ ہو سکا۔

لیکن پلمبریوں اور سبائیوں کو آج ابلیسی الہام ہوا ہے کہ جناب عمار علیہ السلام کی شہادت نے حق و باطل واضح کر دیا۔ اسے کہتے ہیں "مدعی سست اور گواہ چست "

اب بخاری کی حدیث جناب عمار علیہ السلام میں شامل اس جملے "جہنم کی طرف بلانا" کی طرف آتے ہیں، تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ جملے اصل بخاری کے نسخے میں موجود ہی نہیں ہیں، اگر پلمبریوں اور سبائیوں کے مطابق اس جملے کو روایت کا حصہ مان بھی لیتے ہیں تو اس پر کچھ سوالات اٹھتے ہیں۔

(1) جناب معاویہ علیہ السلام کی طرف سے وہ کون سی دعوت تھی جس کو پلمبری رافضی جہنم والی دعوت کہتے ہیں؟

(2) کیا یہ دعوت قصاص کی تھی؟ لیکن یہ بھی ممکن نہیں کیونکہ یہ دعوت بھی جہنم کی طرف بلانے والی دعوت نہیں ہو سکتی شریعت میں قصاص مانگنا ثابت ہے۔ اور اس دعوت کا انکار تو خود جناب علی علیہ السلام بھی نہ کر سکے۔

(3) کیا جہنم کی طرف یہ دعوت تھی کہ جناب معاویہ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ پہلے جناب علی علیہ السلام قصاص لیں پھر میں وہ پہلا آدمی ہوں گا جو ان کی بیعت کرے گا، یہ بھی جہنم کی دعوت نہیں ہو سکتی، شرح اس کی یہ ہے کہ اس وقت کے حالات بھی اسی مؤقف کے حق میں تھے کیونکہ باغی قاتلین نے جناب مولا علی علیہ السلام کے لشکر میں پناہ لی ہوئی تھیں تو ان حالات میں یہ شرط عقلی طور پر بھی درست تھی۔

اگر پلمبری اور رافضی لاجک سے ان زیر بحث جملے (جہنم کی طرف بلانا) کے تحت کسی کو مطلقاً جہنمی ڈکلیئر کیا جاسکتا ہے تو پھر اس لاجک سے نوحہ کرنے والے اور نسب کا طعنہ کسی دوسری کو دینے والے کو بھی مطلقاً کافر ڈکلیئر کیا جاسکتا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں میں دو باتیں ہیں، وہ دونوں ان میں کفر (کی بقیہ عادتیں) ہیں: (کسی کے) نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔" صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 227۔

(3) احادیث حضرت حذیفہ و حضرت سفینہ علیہم السلام سے پلمبریوں اور سبائیوں کے استدلال کا پوسٹ مارٹم

پلمبری مرزا انجینئر نے حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کی خلافت کے دور کی مذمت پر جنابِ حذیفہ علیہ السلام والی روایت پیش کی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ نبوت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا، پھر خلافت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا اس کے بعد کاٹ کھانے والی ملوکیت ہوگی۔

مسند احمد۔۔۔

اس سے پلمبریوں نے اپنی رزیل فکر سے جمع تفریق کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ چاروں خلفاء کے بعد والی خلافت جس کو کاٹ کھانے والی ملوکیت کہا گیا ہے وہ جناب معاویہ علیہ السلام کا دور تھا!! معاذاللہ۔

آئیں اس غلیظ نتیجہ کے پیچ ڈھیلے کرتے ہیں۔

اس روایت سے جن الفاظ سے استدلال کیا گیا۔

ثم تکون ملکا عاضا۔۔ مسند احمد۔یعنی خلافت کے بعد کاٹ کھانے والی ملوکیت ہو گی۔

یہاں پر پلمبریوں نے لفظ "ثم" کو خلافت کے بعد متصل مان کر نہ صرف اس سے جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافت کی مذمت کی بلکہ ثم اور بعد کے الفاظ سے جناب ابو بکر صدیق علیہ السلام، جناب عمر فاروق اعظم علیہ السلام، جناب عثمان علیہ السلام اور جناب علی علیہ السلام کی خلافت کو فارغ کر دیا۔

اسکے لئے صحیح سند سے حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بعد جو حکمران آئیں گے وہ میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور وہ جھوٹے بھی ہوں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((أَعَاذَكَ اللهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ۔)) قَالَ: وما إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ ؟ قَالَ: ((أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِى لَا يَقْتَدُونَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ

مِنْہُمْ، وَلَا یَرِدُوْا1 عَلَیَّ حَوْضِی، وَمَنْ لَمْ یُصَدِّقْہُمْ بِکَذِبِہِمْ، وَلَمْ یُعِنْہُمْ عَلٰی ظُلْمِہِمْ، فَأُولَئِکَ مِنِّی وَأَنَا مِنْہُمْ، وَسَیَرِدُوْا عَلَیَّ حَوْضِی۔)) (مسند احمد: ۱۴۴۹۴)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تمہیں بے وقوفوں اور نااہل لوگوں کی حکمرانی سے بچائے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امراء میرے بعد آئیں گے، وہ میرے طریقے کی اقتداء نہیں کریں گے اور میری سنتوں پر عمل نہیں کریں گے، جس نے ان کے جھوٹے ہونے کے باوجود ان کی تصدیق کی اور ان کے ظلم وجور کے باوجود ان کی مدد کی، ان کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اور نہ وہ مجھ پر میرے حوض پر آئیں گے اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہ کی، وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور یہی لوگ میرے پاس میرے حوض پر آئیں گے۔

مسند احمد رقم حدیث نمبر 12075 قسم صحیح۔

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، - وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، - يَعْنِي ابْنَ سَلاَّمٍ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلاَّمٍ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ، قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لاَ يَهْتَدُونَ بِهُدَاىَ وَلاَ يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ

الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ . قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ .

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور جسم آدمیوں کے سے یوں گرا گے۔

صحیح مسلم جلد سوئم رقم حدیث نمبر 4785۔

اب پلمبری لاجک حدیث میں سے چوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء اربعہ کی نشانیوں کا جو ذکر کیا وہ یہ ہیں۔

(1) خلفاء اربعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر نہیں چلے۔

(2) خلفاء اربعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا نہیں ہوئے۔

(3) ان کے دل شیطانی تھے (نعوذ باللہ)۔

(3) حدیث حضرت سفینہ علیہ السلام۔

حدیث سفینہ علیہ السلام کو بھی جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافت کی مذمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اب اس سے پلمبریوں اور سبائیوں کے استدلال کا آپریشن ملاحظہ فرمائیں۔

👈 اگر اس روایت کو تسلیم کیا جائے تو ان تمام صحیح الاسناد احادیث کا انکار کرنا پڑے گا جن میں 12 خلفاء کا ذکر ہے اور یہ پلمبریوں اور سبائیوں کو بھی ہضم نہیں ہوتا کہ ان احادیث کا ذکر کریں جن سے جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافت ثابت ہوتی ہے۔

👈 اگر اس روایت کی جمع تفریق سے پلمبریوں کے مطابق یہ تسلیم کر لیا جائے کہ خلافت صرف پہلے چار خلفاء راشدین میں تھی تو جناب حسن علیہ السلام کے دور کو بھی ملوکیت کا دور تسلیم کرنا پڑے گا جو کہ اجماع امت کے صریح خلاف ہے۔

کچھ لوگوں نے جناب حسن علیہ السلام کی خلافت کو مولا علی علیہ السلام کی خلافت کا اختتام قرار دے کر ملوکیت سے بچانے کی کوشش کی لیکن یہ محنت بھی بے کار ثابت ہوئی کیونکہ اس دعوے کو خود جناب سفینہ کی جمع کردہ گنتی مسترد کر رہی ہے کیوں کہ حدیث میں جناب سفینہ علیہ السلام نے ان کی خلافت کا نام ہی نہیں لیا۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اگر جناب حسن علیہ السلام کو بھی جناب علی علیہ السلام کی خلافت میں شامل کرنے والا حربہ ملوکیت سے بچانے کے لیے استعمال کیا جائے تو جناب حسن علیہ السلام کی اپنی خلافت کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔ اور یہ بات بھی پلمبریوں کو منظور نہیں ہو گی۔

👈 پھر یہ بات بھی ہے کہ حدیث جناب سفینہ علیہ السلام میں کہیں بھی جناب معاویہ علیہ السلام کا نام نہیں، اور پلمبریوں کا جناب سفینہ علیہ السلام کی بات کا یہ مطلب بھی نکالنا بھی حقائق کے خلاف ہے کہ اس سے مطلقاً بنی امیہ کی خلافت کی تردید مراد ہے!

بالفرض اس منطق کو درست مان لیں تو مطلب پلمبری خود تراشیدہ مفہوم کے مطابق جناب عثمان غنی علیہ السلام کی خلافت حقہ بھی نہیں بچ پائے گی کیونکہ آپ علیہ السلام بھی بنی امیہ میں سے تھے اور صرف خلیفہ ہی نہیں خلیفہ راشد تھے اور جناب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بھی بنی امیہ میں سے تھے۔

پس یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ جناب سفینہ علیہ السلام کے سامنے جن لوگوں کا سوال پیش کیا گیا تھا ان کا گمان یہ تھا کہ خلافت صرف بنی امیہ میں ہے اور کسی قبیلہ، خاندان میں نہیں اور ظاہر سی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت صرف بنی ہاشم میں نہیں بتائی اور نہ ہی صرف بنو امیہ میں بتائی بلکہ ان سب کو شامل کرتے ہوئے مطلق قریش کا نام بیان ہے، جن میں جناب معاویہ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

👈 پھر قابل غور بات یہ ہے کہ جن صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر یہ ساری گیم کھیلی جا رہی ہے انہوں نے خود مولا علی علیہ السلام کے دور کو خلافت میں شامل کیا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تیس سال خلافت والی روایت کے بنیادی راوی حضرت سفینہؓ خود بھی الگ رہنے والوں میں شامل تھے اور کسی جنگ میں بھی حضرت علیؓ یا امیر معاویہؓ کی طرف سے شریک نہیں ہوئے۔

غور کریں! پلمبری لاجک سے تو خود جناب سفینہ علیہ السلام خلیفہ راشد کی طرفداری نہ کرکے باغی ٹھہرے۔ ان کی بات تو پلمبری اپنے حق میں پیش ہی نہیں کر سکتے۔

👈 ۔جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے سمندری لشکر کے بارے میں جنت کی خوشخبری سناتے ہوئے امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا:

کالملوک علی الاسرہ۔۔ وہ ایسے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

📖 صحیح البخاری جلد دوم کتاب الجہاد۔

(4) 📒 کیا مولا علی علیہ السلام کے لیے جائز تھا کہ وہ صحابہ کرام کو سب کریں۔

جناب امیر معاویہ علیہ السلام کے بارے میں یہ سن سن کر لوگوں کے کان پک گئے کہ وہ مولا علی علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے۔ لیکن آج تک مرزائیوں اور سبائیوں نے یہ ثابت نہیں کیا کہ وہ

کون سی بر صغیر والی ماں بہن کی گالی تھی جو انہوں نے دی (معاذاللہ)، باوجود اس کے کہ ان روایات کے جوابات اکابرین اہل سنت دے چکے ہیں پھر بھی کو اسفید ہے والی مثال کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے دشمناں صحابہ دن رات یہ راگ الاپتے ہیں کہ انہوں نے گالیاں دیں۔

میں نے وہ جوابات نقل نہیں کرنے میں صرف یہ پوچھنا چاہتا کہ کیا مولا علی علیہ السلام کے لئے یہ جائز تھا کہ وہ صحابہ کرام کو گالیاں دیتے؟ جبکہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی ﷺ میں حکم ممانعت مولا علی علیہ السلام کو بھی شامل تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

👈 فقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔

صحیح مسلم جلد سوئم کتاب فضائل الصحابہ

جبکہ اس حکم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے جناب علی علیہ السلام نے صحابہ کرام کو گالیاں دیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، قال : أخبرني مالك بن أوس النصري ، وكان محمد بن جبير بن مطعم ذكر لي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ ، فَدَخَلْتُ عَلَى

مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ ، فَقَالَ : انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَالزُّبَيْرِ ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَدَخَلُوا ، فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا ، قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا ، فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ .

محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا، پھر میں مالک کے پاس گیا اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے دربان یرفاء آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا انہیں اجازت دی جائے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر آ گئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے، پھر یرفاء نے آ کر پوچھا کہ کیا علی اور عباس کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین عمر ابن خطاب میرے اور اس ظالم (یعنی حضرت علی علیہ السلام) کے درمیان فیصلہ کر دیجئیے پس جناب علی و جناب عباس علیہم السلام نے آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئیے ۔

صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث بنی نضیر رقم حدیث نمبر 7305۔

اسی طرح جناب مولا علی علیہ السّلام نے صحابہ جنابِ معاویہ اور ان کے ساتھیوں پر بد دعائیں بھی کیں ملاحظہ فرمائیں مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد دوم صفحہ نمبر 108, سنن کبریٰ بیہقی جلد 204۔

جبکہ اماں عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ اصحاب رسول کے لیے استغفار کریں، لیکن انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا۔

ملاحظہ فرمائیں صحیح مسلم رقم حدیث نمبر 3022۔

جناب معاویہ علیہ السلام کے شرف صحابیت میں کوئی اختلاف نہیں جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام کے سامنے ایک غیر صحابی نے اعتراض کیا تو آپ علیہ السلام نے یہ کہہ کر اس آدمی کو خاموش کرا دیا کہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث صحیح مسلم اور صحیح بخاری۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کو برا کہتے ہیں تو امام حسن بصری نے فرمایا:

علی اولئک الذین یلعنون لعنت اللہ۔

ان لعنت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

ملاحظہ فرمائیں: تاریخ ابن عساکر جلد 59 صفحہ 206. سند صحیح۔

لفظ سب پر اکابرین اہل سنت بہت کچھ لکھ چکے میں اس کو دوہرانا نہیں چاہتا۔ جناب معاویہ علیہ السلام کی زبان سے آج تک کوئی پلمبری رافضی ایسے الفاظ ثابت نہیں کر سکتا جس کو برصغیر میں

گالی کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے میں تمام دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو قیامت کی صبح تک کا ٹائم دیتا ہوں کہ اگر کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں ۔

عوام کو دھوکا دینے کے لیے پلمبری اور سبائی اس طرح کوشش کرتے ہیں کہ روایات میں لفظ **"سب"** کو اٹھاتے ہیں جو عربی کا ہے اور اس پر بر صغیر والی گالی کے مفہوم کو فٹ کر کے عوام کو لولی پاپ دیا جاتا ہے۔

لفظ **"سب"** یہاں پر تنقید کے معنی میں آیا ہے کہ جناب معاویہ علیہ السلام کے لشکری خلیفہ المسلمین داماد رسول اللہ ﷺ جناب عثمان علیہ السلام کے قاتلین کے حوالے سے جناب علی علیہ السلام کی پالیسیوں پر تنقید کرتے تھے اور دوسری صورت ان کی طرف سے قاتلوں پر لعنت اور ان پر بد دعائیں تھیں جن کو حجر بن عدی اور اس کے طرف سے ان کا ساتھ دینے والے بڑے گروہ مولا علی علیہ السلام پر جرح سمجھ کر حکومت وقت کے خلاف بر سر احتجاج آ جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں البدایہ والنہایہ جلد سوئم۔

گو کہ جناب معاویہ علیہ السلام نے جناب عثمان علیہ السلام کے قصاص کے مطالبہ کے وقت یا اپنی خلافت میں کبھی اپنی زبان سے کوئی برا لفظ نہیں نکالا اور حق تنقید جناب امیر معاویہ علیہ السلام اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (بشمول صحابی رسول جناب علی علیہ السلام) کے آپس میں تنقید پر صحیح موقف وہی سکوت کا ہے جو صفین و جمل پر ہمارے اسلاف کا ہے۔

پلمبریوں اور سبائیوں کا بڑا آپریشن

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا جانتا ہے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 148 پارہ 6)

لیکن کیا کریں پلمبریوں اور رافضیوں کا وہ صحابہ کرام کو کٹھرے میں لا کر چودہ سو سال بعد کچہری لگاتے ہیں تو ہمیں آئینہ دکھانا پڑتا ہے۔

صفین و جمل کے حوالے سے پلمبری رافضی ایک چال یہ چلتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام اور جناب عمار علیہ السلام فریق ثانی کے عمل کو غلط سمجھتے تھے۔

لیکن اس پر کسی جمع پونجی کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ پلمبری یہاں عدالت لگا کر صحابہ کرام کو طعنہ و تشنیع کا نشانہ بنا رہے ہوتے ہیں اس لیے جس طرح جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اسی طرح دوسرے صحابہ کرام جو مولا علی علیہ السلام کے ساتھ تھے وہ بھی اپنے آپ کو حق پر ہی سمجھ کر احتجاج کر رہے تھے لہذا پلمبری عدالت کے مطابق فریقین کے ذاتی بیانات سے یہاں فیصلہ کرنا غلط ہے۔

جناب معاویہ علیہ السلام چونکہ خلیفہ راشد حضرت عثمان علیہ السلام کے قاتلین کے خلاف مظلوم مدینہ کی طرف سے وکیل تھے اس لیے قرآن مجید کی آیت کی روشنی میں ان کے لیے جواز موجود تھا۔سبائیوں کے لئے میں کہوں گا کہ لفظ "**سب**" پر آپ لوگوں کو تو زیادہ سیخ پا ہونے کی ضرورت

ہی نہیں کیوں کے شیعہ مذہب کے مطابق تو مولا علی علیہ السلام کی طرف سے اجازت ہے کہ ان کو "**سب**" کر لیا کریں۔ (معاذاللہ)

ملاحظہ فرمائیں شیعہ مصادر 📓 اصول کافی جلد سوم، امالی شیخ طوسی جلد اول، نہج البلاغہ۔

(5) 📒 حضرت علی علیہ السلام اور بدعات کا اقرار 📒

پلمبریوں اور سبائیوں کا ہمیشہ سے ہی یہ طریقہ واردات ہے کہ وہ سیدنا امیر معاویہ علیہ السلام کے ایسے مسائل جو آپ علیہ السلام نے مجبوراً کیے جیسے جسمانی تکلیف کے باعث بیٹھ کر خطبہ دینا، یا ایسے مسائل جن کے بارے میں آپ علیہ السلام نے اجتہاد فرمایا تھا ان کو لے کر دن رات ان پر بدعتی ہونے کے الزامات لگانے میں مصروف رہتے ہیں، ان سب کے اپنی اپنی جگہ پر اکابرین اہل سنت تفصیلی جوابات دے چکے ہیں. ان کے لیے میں کہوں گا کہ اگر اسی طرح جناب معاویہ علیہ السلام کو بدعت جاری کرنے کے الزامات دینا درست ہے تو مولا علی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہیں گے جنہوں نے خود اپنے بارے میں بدعات کرنے کا اقرار فرمایا روایت ملاحظہ فرمائیں۔

حدثنا عبد الله حدتى أبو صالح الحكم بن موسى علقا شهاب بن خراشي عدلي الحجاج بن دينار عن أبي معشر عن إبراهيم النعمي قال ضرت علقمة بن قيس هذا المنبر وقال عطنا على رضى الله عنه على هذا المنبر فحمد الله وأثنى عليه وذكر ما شاء الله أن يذكر وقال إن خير الناس كان بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر رضي الله عنهما لم أحدث بعدهما أحداثا يقضى الله ۔(فيها قال شعيب: إسناده قوى)

حضرت علی علیہ السلام نے ایک دن بر سر منبر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور جو اللہ کو منظور ہوا وہ کہا، پھر فرمایا کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں، ان کے بعد ہم نے ایسی بدعات ایجاد کرلی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا فیصلہ کرے گا۔

مسند احمد مسندات جناب علی رضی اللہ تعالی عنہ روم حدیث نمبر۔1051۔

یہاں پر وہ حدیث بھی۔پلمبری سبائی ضرور یاد رکھیں جس میں بدعتیوں کو حوض کوثر سے ہٹایا جائے گا۔ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَبَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُوا اللهُ عَمَّنْ يَشَاءُ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فضیلت و مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آگے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب کے طور پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور تیسرا درجہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ان کے بعد ہم فتنوں میں مبتلا ہوگئے اور اللہ جس سے چاہے گا، درگزر فرمائے گا۔

مسند احمد رقم حدیث نمبر 11565، اخبار اصفہان جلد اول صفحہ نمبر 335, موضح اوہام امام خطیب بغدادی جلد دوم تحت خالد بن علقمہ صفحہ نمبر 9۔

اب ذرا جامع ترمذی کی اس حدیث کی طرف آ جائیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ، وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ

علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسے لوگوں کو زندہ جلا دیا جو اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم ہوئی!تو انہوں نے کہا: اگر (علی رضی اللہ عنہ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں قتل کرتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”جو اپنے دین (اسلام) کو بدل ڈالے اسے قتل کرو“، اور میں انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ کے عذاب خاص جیسا تم لوگ عذاب نہ دو“

جامع ترمذی رقم حدیث نمبر 1458۔

اس روایت سے پتا چلتا ہے کہ جناب مولانا علی علیہ السلام نے خلاف شرع سر انجام دیا تو اس کام کی مذمت جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر کی لیکن دوسرے طرف آپ دیکھیں کہ جناب معاویہ علیہ السلام نماز وتر ادا کر رہے ہوتے ہیں اور ایک آدمی جناب معاویہ علیہ السلام کی نماز وتر پر اعتراض کرتا ہے تو جناب عبد اللہ بن عباس علیہ السلام جناب معاویہ علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔

بخاری جلد دوم رقم حدیث نمبر 3764۔

پھر یہاں تک فرمایا کہ جو کچھ معاویہ علیہ السلام نے کیا وہ درست ہے کیونکہ ہم میں معاویہ علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں سنن کبریٰ بیہقی جلد سوم باب وتر صفحہ 26۔

ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں پلمبری رافضی جناب عبداللہ بن عباس علیہ السلام کو جناب علی علیہ السلام سے زیادہ جناب معاویہ علیہ السلام کی طرفداری کرنے کی وجہ سے ان پر بھی ناصبیت کا فتویٰ نہ لگا دیں۔

خیر ان کے من گھڑت اصول کی بلا سے اہل بیت میں سے بھی کوئی ناصبی ثابت ہو جائے تو ان کو کیا فرق پڑتا ہے۔

جناب علی علیہ السلام کے بارے میں اور جناب حسین علیہ السلام کے بارے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے ارشادات منقول ہیں جن میں ان دونوں کے بارے میں موجود ہے کہ " یہ مجھ سے ہیں "

پلمبریوں اور سبائیوں کا بڑا آپریشن

اب یہاں اس حدیث حوض کو بھی یاد رکھیں جس میں ہے کہ حوض کوثر سے ان لوگوں کو ہٹایا جائے گا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "انھم منی" کہا ہو گا ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ : إِنَّهُمْ مِنِّي ، فَيُقَالُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ : سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ کہیں گے کہ یہ تو مجھ سے ہیں تو جواب میں اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا بدعات کی تھیں؟ میں کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کر دی تھیں۔“

صحیح بخاری رقم حدیث نمبر 7050۔

(6) حضرت امام حسن علیہ السلام کی بیعت اور صلح پر پلمبریوں و سبائیوں کی رزیل فکر سے تراشیدہ حیلوں کا پوسٹ مارٹم۔

سبائیوں کی ہمیشہ یہ ناکام کوشش رہی ہے کہ وہ جناب حسن علیہ السلام کی طرف سے خلیفہ المسلمین حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت اور صلح کی اہمیت کو جاہل عوام کے سامنے بے معنی تاویلات کی بنا پر مولا حسن علیہ السلام کے اس مقدس عمل کی حیثیت کو کم کرنے کی غرض سے جاہل عوام کو دھوکا میں رکھنے کے لیے پیش کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ میری پلمبریوں کے ایک وٹس ایپ گروپ میں بات ہو رہی تھی تو ایک پلمبری نے اس پر جو گستاخانہ بونگی ماری وہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں یہ بدبخت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بغض میں اتنا اندھے ہو چکے ہیں کہ نبوت کو بھی معاف نہیں کیا۔

کہتا ہے کہ جس طرح ہمارے نبی نے مشرکین مکہ سے صلح کر کے بیعت کی اسی طرح جناب حسن علیہ السلام نے امیر معاویہ سے صلح کر لی۔ استغفار ثم استغفرُللہ

اور میں نے جواب میں یہ کہا کہ نبوت کبھی بھی کافر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتی اور نہ کسی مذہبی معاملہ میں اسلام کے کسی حکم کو پس پشت ڈال کر غیر مسلموں سے سمجھوتا کرتی ہے اور اگر کسی پلمبری کے پاس اپنے دعویٰ میں کچھ ہے تو وہ باثبوت پیش کر سکتا ہے ٹائم قیامت کی صبح تک ہے میرا یہ کہنا اور پلمبریوں کا مجھے ریموو کرنا اس میں زیادہ وقت نہیں لگا۔

پلمبریوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کے اس مقدس اقدام کو سبوتاش کرنے کے لیے اپنے ابلیسی قیاس سے کوئی تیر نہیں مارا، بلکہ انہوں نے باقی چیزوں کی طرح اس میں بھی ساری چوری سبائیوں کے لٹریچر سے کی ہے اور سبائیوں کی تو اس موضوع پر اپنے باطلہ قیاسات پر باقاعدہ کتب موجود ہیں جو آج بھی تمام اہل علم کے پاس ہیں۔

آئیں پلمبریوں اور رافضیوں کے باطل قیاس کے پیچ ڈھیلے کرتے ہیں۔

پہلا مغالطہ۔

حضرت حسن علیہ السلام کی طرف سے جناب معاویہ علیہ السلام کے ساتھ صلح کو پیش کر کے جناب معاویہ علیہ السلام کو خلیفہ برحق ثابت نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ امام الانبیاء علیہ السلام نے بھی مشرکینِ مکہ سے صلح کی تھی۔

جواب۔

(1)جناب حسن علیہ السلام کی صلح کو مشرکین کے ساتھ صلح سے موازنہ کرنا جہالت پر مبنی قیاس ہے شرح اس کی یہ ہے کہ مشرکین مکہ سے صلح عام معاملات میں ہوئی تھی جبکہ جناب حسن علیہ السلام کی صلح خلافت کے معاملات میں ہوئی۔

(2)امام الانبیاء علیہ السلام نے مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کرتے وقت اپنا منصب حاکمیت و اقتدار مشرکین کو نہیں سونپا جبکہ جناب حسن علیہ السلام جناب معاویہ علیہ السلام کے حق میں حاکمیت و اقتدار سے دستبردار ہوے تھے۔

(3) امام الانبیاء علیہ السلام نے مشرکین سے صلح کرتے وقت ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی جبکہ جناب حسن علیہ السلام نے اپنے لشکر سمیت سب کو جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافتِ حقہ پر بیعت کے لیے راضی کر کے بیعت فرمائی۔

(4) امام الانبیاء علیہ السلام نے صرف علاقائی معاہدہ کیا تھا جس کا مستقبل میں فائدہ مشرکین سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا جبکہ جناب حسن علیہ السلام کی بیعت اور صلح سے دونوں گروہوں کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کو بھی ہوا، جس پر پوری امتِ مسلمہ جناب امیر معاویہ علیہ السلام کے دور خلافت کے انیس بیس سال ایک جماعت بن کر رہی اور جناب حسن علیہ السلام کی طرف سے خلافت کے معاملے دستبردار ہونے کی برکت سے مسلمانوں کے آپس میں خانہ جنگی سے جان چھوٹ گئی۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی آپس میں یہ صلح پلمبریوں وسبائیوں سے آج تک ہضم نہ ہو سکی یہ اس کو ان رزیل فکر طبقات نے ایک کانٹا سمجھا ہوا ہے جو نہ نگل سکتے ہیں نہ اگل سکتے ہیں۔

(5) پانچواں فرق یہ ہے کہ امام الانبیاء علیہ السلام کی طرف سے مشرکین کے ساتھ معاہدہ کی پاسداری اپنے علاقے میں تھی جبکہ جناب معاویہ علیہ السلام کے ساتھ جناب حسن علیہ السلام کی صلح وبیعت اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ علیہ السلام نے جناب امیر معاویہ علیہ السلام کو تمام عالم اسلام پر خلیفہ وامیر تسلیم کر کے اپنے تمام لشکریوں کو اپنے نہیں جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافت کے ماتحت کر دیا۔

(6) امام انبیاء علیہ السلام سے جو معاہدہ مشرکین نے کیا وہ مشرکین کی مرضی پر تھا جبکہ جناب۔ امیر معاویہ علیہ السلام کے ساتھ امام حسن علیہ السلام کی بیعت اور صلح میں سب کچھ جناب معاویہ علیہ السلام نے جناب حسن علیہ السلام کی مرضی پر چھوڑا۔

(7) جناب حسن علیہ السلام نے امارت وخلافت کے معاملے میں اپنے سے بہتر جناب معاویہ علیہ السلام کو قرار دیا، جبکہ امام الانبیاء علیہ السلام اور مشرکین کے حوالے سے یہ سوچنا بھی کفر ہے۔

اتنے فرق ہونے کے باوجود بھی جناب حسن کی بیعت اور صلح اور امام الانبیاء علیہ السلام کی مشرکین سے معاہدہ کو کوئی ایک جیسا قرار دے تو ایسے رزیل فکر لوگوں کے لیے فیصلہ اللہ تعالیٰ کی عدالت پر آخرت کے لیے چھوڑتے ہیں۔

دوسرا مغالطہ۔ جناب حسن علیہ السلام کی طرف سے صلح اپنے لوگوں کے خون کی حفاظت کے لیے تھی یعنی جنگ سے چھٹکارے کے لیے تھی۔

جواب۔

اس بہانے سے بھی جناب معاویہ علیہ السلام کی خلافت کو سبوتاش نہیں کیا جاسکتا، شرح اس کی یہ ہے کہ اوپر سنن کبریٰ بیہقی کی روایت سے ثابت کیا جاچکا ہے کہ حضرت حسن علیہ السلام نے جناب معاویہ علیہ السلام کو خلافت کے لیے اہل سمجھ کر بیعت فرمائی تھی۔

اس مغالطہ کی طرف اس صورت میں دھیان دیا جاسکتا تھا کہ صلح اور بیعت کی پیشکش جناب معاویہ علیہ السلام کی بجائے جناب حسن علیہ السلام کی طرف سے پیش کی جاتی لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت اس کا روشن ثبوت ہے جس کو اوپر میں نے بمعہ متن اور ترجمہ عبارت کے درج کر دیا ہے۔

جناب حسن علیہ السلام کی بیعت تشیع مصادر سے بھی درست سند سے ثابت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں رجال کشی، احتجاج طبرسی جلد اول۔

(7) سیدنا امیر معاویہ علیہ السلام اور ان کے لشکر کے حق پر ہونے کا ثبوت

حدَّثنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي قُتَيْلَةَ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ ، قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم الگ الگ ٹکڑیوں میں بٹ جاؤ گے، ایک ٹکڑی شام میں، ایک یمن میں اور ایک عراق میں۔ ابن حوالہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بتایئے اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کس ٹکڑی میں رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر شام کو لازم کر لو، کیونکہ شام کا ملک اللہ کی بہترین سرزمین ہے، اللہ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو جمع کرے گا، اگر شام میں نہ رہنا چاہو تو اپنے یمن کو لازم پکڑنا اور اپنے تالابوں سے پانی پلانا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے ۱۔

سنن ابی داود جلد دوم کتاب الجہاد رقم 2482.

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی تو زمین والوں میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (شام) کو لازم پکڑیں گے، اور زمین میں ان کے بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان کی سرزمین انہیں باہر پھینک دے گی اور اللہ کی ذات ان سے گھن کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور سوروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی۔۔

۔ سنن ابی داود جلد دوم کتاب الجہاد۔

جناب علی علیہ السلام نے اپنے دور کے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

سَبَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَصَلّٰی أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُوا اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ۔ (مسند احمد: ۸۹۵)

فضیلت و مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آگے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب کے طور پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور تیسرا درجہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کے بعد ہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے اور اللہ جس سے چاہے گا، درگزر فرمائے گا۔

مسند احمد رقم حدیث نمبر 11565. قسم۔ صحیح۔

اب اس فتنے کے زمانے میں امام الانبیاء علیہ السلام نے جنابِ معاویہ علیہ السلام کی مسکن گاہ شام کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

آلا و ان الایمان وقعت الفتن بالشام۔

جب فتنے واقع ہوں گے تو اس وقت ایمان شام میں ہو گا۔

📓 مستدرک حاکم جلد ششم کتاب الفتن رقم حدیث نمبر 8554, دلائل نبوہ جلد ششم صفحہ نمبر 393 رقم حدیث نمبر 2807 سند حسن۔

یہ بھی جناب معاویہ علیہ السلام اور ان کے لشکر کے فتنہ کے زمانہ میں حق پر ہونے کا ثبوت ہے۔

(8) حضرت مولا علی علیہ السلام اور حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کا مذہب ایک تھا۔

حضرت مولا علی علیہ السلام کے کندھے پر بندوق رکھ کر سیدنا امیر معاویہ علیہ السلام پر سب سے بڑا بے وزن اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مولا علی علیہ السلام سے جنگ کی۔ اسی وجہ سے ان پر تکفیری گروہ کی طرف سے فتوے لگائے جاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ فتوے صرف حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کے خلاف نہیں ہیں بلکہ انہی فتووں کی زد میں مولا علی علیہ السلام بھی آتے ہیں۔

شرح اس کی یہ ہے کہ مولا علی علیہ السلام نے خود جناب معاویہ علیہ السلام کے اسلام و ایمان کو اپنے جیسا فرمایا۔ اب ظاہر سی بات ہے کہ جو طبقہ جناب معاویہ علیہ السلام کے اسلام اور ایمان پر شک کرتا ہے یارد کرتا ہے وہ اصولی و حکمی طور پر جناب مولا علی علیہ السلام پر بھی اپنے ہاتھ بلواسطہ صاف کررہا ہوتا ہے۔

چنانچہ مولا علی علیہ السلام اپنے اور جناب امیر معاویہ علیہ السلام کے حوالے سے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ظاہر سی بات ہے کہ

- ہمارا اور اہل شام کا رب ایک ہے۔
- ہمارا اور اہل شام کا نبی ایک ہے۔
- ہماری اور اہل شام کی دعوت ایک ہے۔
- ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں نہ اہل شام سے زیادہ ہیں اور نہ وہ ہم سے اس میں زیادہ ہیں۔
- ہماری اور اہل شام کی دینی حالت ایک جیسی ہے اگر اختلاف ہے بھی تو صرف حضرت جناب عثمان علیہ السلام کے قصاص میں ہے۔

نہج البلاغہ جنگ صفین کے بیان میں صفحہ نمبر 681۔

اسی طرح امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے ساتھ جنگ کرنے والوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ

ہم نے ان سے کفر کی بنا پر جنگ نہیں کی اور نہ انہوں نے ہمارے متعلق کفر کا اعتقاد کرنے کی وجہ سے جنگ کی ۔پس بات اتنی ہے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیں امامیہ مذہب کی معتبر کتاب قرب الاسناد صفحہ نمبر۔ صفحہ نمبر باب احادیث متفرقہ صفحہ نمبر 93، رقم روایت نمبر 313,318۔

اسی جنگ کے حوالے سے پلمبری سبائی مجلس پڑھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے جناب معاویہ علیہ السلام نے بغض کی وجہ سے جنگ کی، اور پھر وہ منافق اور حضرت علی علیہ السلام کے بغض والی حدیث پڑھ دیں گے۔

جبکہ ایسے مطلب کو خود مولا علی علیہ السلام نے بلواسطہ رد کر دیا اور اپنے سے جنگ کرنے والے جناب معاویہ علیہ السلام کے مقتول شہداء کو جنتی فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد 11 تحت جمل۔

منافقت کا الزام اس کے لئے تھا جو شخصیت اسلام کی سربلندی میں مولا علی علیہ السلام کی خدمات کو مسترد کر کے ان سے نفرت کا اظہار کرے اور اس نیت سے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

بشمول تمام اہل سنت میں سے کوئی بھی مولا علی علیہ السلام سے بغض نہیں رکھتا۔ اگر کوئی شخص اللہ کے لئے کسی ثابت شدہ جائز حکم کی وجہ سے کسی سے بھی بغض کا اظہار کرتا ہے وہ قابلِ مدح ہو گا، قابلِ مذمت نہیں۔ جیسا کہ جناب بریدہ علیہ السلام کا ایک شرعی معاملہ میں اپنے اجتہاد کی بنا پر جناب مولا علی علیہ السلام سے اختلاف ہوا تو امام انبیاء علیہ السلام نے انہیں منافق نہیں فرمایا بلکہ جو خمس کے بارے میں اختلاف تھا اس کا جواب دے کر مطمئن فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری۔

میں نے اپنی تحریر میں جتنی گفتگو الزامی جوابات کے تحت اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں کی ہے، اس کا تعلق میرے اور میرے مذہب حقہ اہلسنت والجماعت کے کسی مسلمات سے نہیں صرف پلمبریوں اور سبائیوں کو آئینہ دیکھانے کے لیے یہ سب کچھ نقل کیا گیا ہے۔

طالب دعا وقاص علی حیدری۔

هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي أَوْ حَقٌّ لِي تَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ إِرَادَةَ إِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ. [ضعيف]

(۱۶۷۱۲) ہشیم کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن معاویہ کے حق میں دستبردار ہو گئے تو معاویہ نے انہیں کہا: کھڑے ہوں اور بات کریں تو حضرت حسن نے حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد اعقلمندی تقویٰ میں ہے اور عجز گناہوں میں ہے، بے شک اس معاملہ میں میرا اور معاویہ کا اختلاف تھا۔ معاویہ مجھ سے زیادہ حق دار تھا، میرا جو حق تھا وہ میں نے معاویہ کے لیے چھوڑ دیا۔ مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اور ان کے خون کی حفاظت کے لیے: ﴿وَ إِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَ مَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ [الانبياء ۱۱۱] پھر استغفار کی اور اتر گئے۔

(۱۶۷۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا. قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا. قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا. [ضعيف]

(۱۶۷۱۳) ابو البختری کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ کیا اہل جمل مشرک تھے؟ فرمایا: وہ شرک سے دور تھے۔ پوچھا: منافق تھے؟ فرمایا: منافق اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں۔ پوچھا گیا: پھر وہ کون تھے؟ فرمایا: ہمارے مسلمان بھائی جنہوں نے ہم پر بغاوت کی۔

(۱۶۷۱۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ [حسن]

(۱۶۷۱۴) ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ میں، طلحہ اور زبیر اللہ کے اس فرمان میں داخل ہیں: ﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ﴾ [الاعراف ۴۳، الحجر ۴۷]

(۱۶۷۱۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ

(ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ فَرَحَّبَ بِهِ وَأَدْنَاهُ وَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ وَأَبَاكَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ

(۱۶۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

قَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُعْجِبُنَا جِدًّا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح]

(۱۶۷۰۹) ابوبکرہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور حسن آپ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپ لوگوں کی طرف اور کبھی حسن کی طرف دیکھتے اور فرمارہے تھے: یہ میرا بیٹا سردار ہے، شاید اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو مسلمانوں کی بڑی جماعتوں میں صلح کروائے۔

(۱۶۷۱۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَآدَمُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ زَادَ آدَمُ قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا وَلِيَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أُهْرِيقَ فِي سَبَبِهِ مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ.

(۱۶۷۱۰) تقدم قبلہ

(۱۶۷۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلاً جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَغَيْرَ أَخِي وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾

قَالَ مَعْمَرٌ : جَابَرْسُ وَجَابَلْقُ الْمَغْرِبُ وَالْمَشْرِقُ. [صحیح]

(۱۶۷۱۱) حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم مشرق و مغرب کے درمیان کوئی بھی ایسا شخص پاؤ جس کا نانا نبی ہو میرے اور میرے بھائی کے علاوہ تو میری رائے یہ ہے کہ تم معاویہ پر جمع ہو جاؤ: ﴿وَإِنْ أَدْرِيْ لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ﴾ [الانبیاء ۱۱۱]

(۱۶۷۱۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ. وَقَالَ هُشَيْمٌ : لَمَّا سَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الأَمْرَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِالنُّخَيْلَةِ قُمْ فَتَكَلَّمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ أَلاَ وَإِنَّ

(۳۱۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَلِيَ الْمَوْسِمَ ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَمِيرًا يَقْدَمُ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَهُ يَوْمَ الأَضْحَى.

(۳۱۲۲۱) ھشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حج کے امیر بنے، ان کو یہ پیغام ملا کہ ان کے پاس امیر تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس عرفہ کے دن تشریف لائے تو انہوں نے خوشی میں اس کو عید کا دن بنا لیا۔

(۳۱۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْتُ بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا لَهُ : خُذْ لَنَا أَمَانًا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ وَإِنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۱۲۲۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے لشکر کے اگلے حصے میں رہے تھے، اور ان کے ساتھ پانچ ہزار افراد تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنے سروں کو منڈوا لیا تھا، پس جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل ہو گئے تو قیس نے داخل ہونے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں لے کر ہمیشہ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ ہم میں سے پہلے مرنے والا مر جائے، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے امان طلب کر لوں، وہ کہنے لگے آپ ہمارے لئے امان طلب کر لیں، چنانچہ انہوں نے ان کے لئے کچھ شرائط اور معاوضے کے ساتھ صلح کر لی، اور شرط ٹھہرائی کہ ان کو کسی قسم کی سزا نہ دی جائے، اور یہ کہا کہ میں ان کا ایک فرد ہوں گا، اور اپنے لئے کوئی شرط نہیں لگائی، جب وہ مدینہ کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے تو سارے راستے میں روزانہ ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

(۳۱۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ شَيْءٌ ، فَقَالَ : لَئِنْ أَخَذْتُهُ لأُتْبِعَنَّهُ أَحْجَارَهُ.

(۳۱۲۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی نامناسب بات پہنچی، آپ نے فرمایا اگر میں اس کی پکڑ کرنا چاہوں تو اس کے پتھر اسی کو جا لگیں۔

(۳۱۲۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ فُلاَنًا شَهِدَ عِنْدَ عُمَرَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۳۱۲۲۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی کو رد کر دیا۔

ح وأَخْبَرَني أبو المُظَفَّر، أَنَا أَبو بكر البيهقي.

قَالا: أَنا عَلي بن مُحَمَّد بن بشران، أَنَا عُثْمَان بن أَحْمَد، نَا حنبل بن إِسْحَاق، حَدَّثَني أَبُو عَبْد اللَّه.

ح قال: وأنا البيهقي، أَنَا مُحَمَّد بن عَبْد اللَّه الحافظ، نَا مُحَمَّد بن المؤمّل، نَا الفضل بن مُحَمَّد، نَا أَحْمَد بن حنبل، نَا إِسْحَاق بن عيسى، عَن أَبي معشر - زاد ابن السمرقندي بإسناده: نا حنبل، نَا عاصم بن عَلي، نَا أَبو معشر - قال:

ودخل مُعَاوِيَة الكوفة وبويع بأذْرح[1]، بايعه[2] الحَسَن بن عَلي في جمادى الأولى سنة إحدى وأربعين[3].

أخبرتنا أم البهاء فاطمة بنت مُحَمَّد، قالت: أنا أَبُو طاهر بن مَحْمُود، أَنَا أَبُو بَكْر بن المقرىء، أَنَا أَبُو الطيب المَنْبجي، نَا عُبَيْد اللَّه بن سعد بن إِبْرَاهيم قال: قال أَبي سعد بن إِبْرَاهيم:

وأصيب عليّ بالعراق، فخرج الحَسَن ومُعَاوِيَة فاصطلحا، ودخل مُعَاوِيَة الكوفة في شهر ربيع الأول، وكانت الجماعة، وبويع مُعَاوِيَة بإيلياء في شهر ربيع الأول سنة أربعين

أَخْبَرَنَا أَبو مُحَمَّد بن الأكفاني، نَا أَبو مُحَمَّد الكتّاني، أَنَا أَبو مُحَمَّد بن أَبي نصر، أَنَا أَبو الميمون، نَا أَبو زُرعة[4]، نَا مَحْمُود - وهو ابن خالد - قال: قلت: - يعني لدُحيم - فمُعَاوِيَة؟ قال: ابن ثلاث[5] وسبعين سنة، اجتمعوا عام الجماعة - يعني: سنة أربعين - ومعهم جرير البجلي، فقال لهم مُعَاوِيَة: أنا ابن سبع وخمسين، هذا عام الجماعة، وهي سنة أربعين.

قال: ونا أَبو زُرعة، قال[6]: سمعت أبا مسهر - أملى علينا - أن معاوية بويع سنة أربعين وهو عام الجماعة.

أَخْبَرَنَا أَبو غالب الماوردي، أَنَا أَبو الحَسَن السيرافي، أَنَا أَحْمَد بن إِسْحَاق، نَا أَحْمَد ابن عمران، نَا موسى، نَا خليفة قال[7]:

(١) تقدم التعريف بها.
(٢) بالأصل و«ز»، ود، وم: تابعه.
(٣) سير الأعلام ٣/ ١٤٦.
(٤) تاريخ أبي زرعة الدمشقي ١/ ٥٩٦.
(٥) في تاريخ أبي زرعة: سبع وسبعين.
(٦) تاريخ أبي زرعة ١/ ١٩٠.
(٧) تاريخ خليفة بن خيّاط ص٢٠٣ (ت. العمري).

كان عَليّ بالعراق يُدعى أمير المؤمنين، وكان مُعَاوِيَة بالشام يدعى الأمير، فلما مات عَلي دعي معاوية بالشام أمير المؤمنين.

أَخْبَرَنَا أَبو الحَسَن[(١)] بن قبيس، نا ـ وأَبو مَنْصُور بن خَيْرُون، أَنَا ـ أَبو بَكْر الخطيب[(٢)].

ح **وَأَخْبَرَنَا** أَبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنَا أَبو بَكْر بن الطبري، قَالا: أنا ابن الفضل، أَنَا عَبْد اللّه بن جَعْفَر بن درستوية، نَا يعقوب بن سفيان، نَا ابن بُكير، عَن الليث بن سعد قال: بويع مُعَاوِيَة بإيلياء في رمضان بيعة الجماعة، ودخل الكوفة سنة أربعين.

أَخْبَرَنَا أَبو الحَسَن، نَا ـ وأَبو منصور، أَنَا ـ أَبو بكر قال[(٣)]:

هذه البيعة كانت بيعة أهل الشام لمُعَاوِيَة عند مقتل عَلي، وذلك في سنة أربعين، وأما دخوله الكوفة ومبايعة[(٤)] الحَسَن بن عَلي له فإنما كان ذلك في سنة إحدى وأربعين.

أَخْبَرَنَا عَلي بن أَحْمَد بن عُمَر الحمّامي المقرىء، أَنَا عَلي بن أَحْمَد بن أَبي قيس[(٥)] الرفاء، حَدّثني أَبو بَكْر بن أَبي الدنيا، نَا سعيد بن يَحْيَىٰ، عَن عَبْد اللّه بن سعيد، عَن زياد بن عَبْد اللّه، عَن ابن إسْحَاق قال[(٦)]:

بويع مُعَاوِيَة بالخلافة في شهر ربيع الأول سنة إحدى وأربعين.

وقد قيل إن مُعَاوِيَة بويع قبل قتل عَلي.

أَخْبَرَنَا أَبو غالب مُحَمّد بن علي، أَنَا أَبو الحَسَن مُحَمّد بن عَلي السيرافي، أَنَا أَحْمَد بن إسْحَاق بن خربان، نَا أَحْمَد بن عمران الأشناني، نَا موسى بن زكريا التستري، نَا خليفة بن خيّاط قال[(٧)]:

وبايع أهل الشام مُعَاوِيَة بالخلافة في ذي القعدة سنة سبع وثلاثين.

أَخْبَرَنَا أَبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنَا أَبو الحُسَيْن بن النَّقُور، وأَبو منصور بن العطار،

(١) تحرفت في «ز» إلى: الحسين.
(٢) رواه أبو بكر الخطيب في تاريخ بغداد ١/ ٢١٠ والبداية والنهاية ٨/ ١٣٩.
(٣) تاريخ بغداد ١/ ٢١٠.
(٤) في تاريخ بغداد: واتفاقه مع الحسن بن علي.
(٥) سقطت من م.
(٦) سير أعلام النبلاء ٣/ ١٤٦.
(٧) تاريخ خليفة بن خيّاط ص١٩٢ (ت. العمري).

أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ۔

سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ میرے دین پر نہیں اور نہ میرا اُس سے کوئی تعلق ہے۔

(۴۷۸۷)وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا۔

(۴۷۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باقی حدیث اُسی طرح ہے۔ اس حدیث میں لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا کے الفاظ ہیں۔

(۴۷۸۸)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَ يُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلٰى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي الَّذِي عَهِدَ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي۔

(۴۷۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے عصبیت پر غصہ کرتے ہوئے مارا گیا اور وہ جنگ کرتا ہو عصبیت کے لیے تو وہ میری اُمت میں سے نہیں ہے اور میری اُمت میں سے جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک اور بُرے کو قتل کرے، مؤمن کا لحاظ کرے نہ کسی ذمی کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کرے تو وہ میرے دین پر نہیں۔

(۴۷۸۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

(۴۷۸۹) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔ بہرحال ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا اور بشار نے اپنی حدیث مبارکہ میں قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ہے۔

(۴۷۹۰)وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَأٰى مِنْ أَمِيرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

(۴۷۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اُسے ناپسند ہو تو چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۱)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

(۴۷۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اور تو اسی حالت میں موت کے سپرد ہو جائے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب فتنے ظاہر ہونے لگیں اور کفر' بدعات' رسومات عام ہو جائیں تو اس صورت میں مسلمان ان بے دینی والی اشیاء میں مبتلا ہو کر نہ رہ جائیں بلکہ اس بے دینی سے اور بے دین لوگوں سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ہر طرح کی آزمائشوں پر صبر کرے اور اپنے حاکم کی اطاعت کرے اور حقیقی مسلمان بن کر مسلمانوں کے ساتھ ہیر ہے۔

(۴۷۸۵) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيْمِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَسَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِی ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَ سَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ تُطِيْعُ (لِلْاَمِيْرِ) وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

(۴۷۸۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے' اللہ ہمارے پاس اُس بھلائی کو لایا جس میں ہم ہیں تو کیا اِس بھلائی کے پیچھے بھی کوئی بُرائی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس برائی کے پیچھے کوئی خیر بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیسے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایسے مقتداء ہوں گے جو میری ہدایت سے راہنمائی حاصل نہ کریں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے کہ اُن کے دل انسانی جسموں میں شیطان کے دل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں کیسے کروں؟ اگر اس زمانہ کو پاؤں؟ آپ نے فرمایا: امیر کی بات سن اور اطاعت کر اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے یا تیرا مال غصب کر لیا جائے پھر بھی اُن کی بات سن اور اطاعت کر۔

(۴۷۸۶) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰی عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی

(۴۷۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کی' کسی عصبیت کی بناء پر غصہ کرتے ہوئے عصبیت کی طرف بلایا یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو وہ جاہلیت کے طور پر قتل کیا گیا اور جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اُس کے نیک و بد سب کو قتل کیا۔ کسی مؤمن کا لحاظ کیا اور نہ کسی

بخاری شریف (مترجم) جلد دوم

۲۲۲

قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ

بَابٌ

۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ غَيْرِ اَمْرِنَا هٰذَا

۴۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ

انہوں نے کہا اس کی وجہ کیا ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی عزت و حرمت کو چاک چاک کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دل سخت کر دے گا اور وہ اپنے مال سے جزیہ وغیرہ روک لیں گے۔

باب 281: یہ باب، باب اول کی فصل کی مثل ہے

418- ابوحمزہ (محمد بن میمون سکری) نے کہا میں نے اعمش کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے دریافت کیا تم جنگ صفین میں حاضر تھے انہوں نے کہا جی ہاں اور میں نے حضرت سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا کہ تم اپنی رائے کو (اس جنگ میں) متہم سمجھو (وہ فریقین کو نصیحت فرما رہے تھے کیونکہ ان میں سے ہر فریق اپنی رائے اور اجتہاد کے صواب پر لڑ رہا تھا) کہا کہ میں نے اپنے آپ کو ابوجندل (عاص بن سہل) کے دن لکھا (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مسترد کرنے کی طاقت رکھتا تو میں ضرور مسترد کر دیتا (اس کلام کے ساتھ ان لوگوں کے جواب کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے جنگ صفین میں ان پر تہمت لگائی تھی وہ لڑنے سے قاصر ہیں تو آپ نے کہا تم مجھے تقصیر کی طرف کیے نسبت کرتے ہو اگر میں یہ طاقت رکھتا تو کرتا) ہم نے جس پریشان کن معاملے میں اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں وہ ہمارا کام آسان کر دیتیں جس کو ہم جانتے تھے سوا اس کام کے یہ نہ ہو سکا (ماحصل یہ ہے کہ امر فتنہ جو مسلمانوں کے درمیان واقع ہوا ہے یہ مشکل ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے قتل کی مصیبت نے آلیا تو ایسے حالات میں اس فتنہ میں تلوار سونتنے سے تلواریں رکھ دینی بہتر ہیں)

419- حبیب بن ابی ثابت نے کہا مجھ سے ابووائل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم صفین میں تھے حضرت سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنی جانوں کو متہم کرو اور ان کا قصور سمجھو ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم حق پر نہیں اور وہ باطل پر نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں آپ نے فرمایا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اپنے دین میں کس لئے کمزوری کا اظہار کر رہے ہیں کیا ہم واپس چلے جائیں اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر بن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے

۸۴۱: باب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

باب: مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے والے کے حکم کے بیان میں

(۴۷۹۶)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

(۴۷۹۶) حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' عنقریب فتنے اور فساد ظاہر ہوں گے اور جو اس اُمت کی جماعت کے معاملات میں تفریق ڈالنے کا ارادہ کرے اُسے تلوار کے ساتھ مار دو' خواہ وہ شخص کوئی بھی ہو۔

(۴۷۹۷)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ رَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَاقْتُلُوْهُ۔

(۴۷۹۷) ان چار اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے لیکن انہوں نے فَاضْرِبُوْهُ کی بجائے فَاقْتُلُوْهُ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

(۴۷۹۸)وَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔

(۴۷۹۸) حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہو پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے تو اُسے قتل کر دو۔

۸۴۲: باب اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ

باب: جب دو خلفاء کی بیعت لی جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

(۴۷۹۹)وَ حَدَّثَنِيْ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا۔

(۴۷۹۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خلفاء کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔

۸۴۳: باب وُجُوْبِ الْاِنْكَارِ عَلَى الْاُمَرَاۤءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَ تَرَكَ

باب: خلافِ شرع اُمور میں حکام کے رَد کرنے کے وجوب اور جب تک وہ نماز وغیرہ ادا کرتے

الطَّعْنِ فِی النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ

کے اطلاق کے بیان میں

(۲۲۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

(۲۲۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں دو چیزیں کفر ہیں: (۱) نسب میں طعن کرنا۔ (۲) اور میت پر نوحہ کرنا۔

تشریح: اس باب کی حدیث میں دو چیزوں پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بالکل ہی ایمان سے محروم ہو جاتا ہے اور ایسا شخص کافروں میں سے ہونے لگتا ہے بلکہ ان دونوں باتوں کی قباحت کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس سے اس طرح کے افعال سرزد ہوں۔

میت پر رونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس سے وہ رونا مراد ہے کہ جس میں انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور سینہ کوبی چیخ و پکار' واویلا کرنا شروع کر دیتا ہے اس طرح کے بے صبرے پن کو کافروں والے فعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

۳۱: باب تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ كَافِرًا

باب: بھاگے ہوئے غلام پر کافر ہونے کا اطلاق کرنے کے بیان میں

(۲۲۸) حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِی ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَنْصُوْرٌ قَدْ وَ اللّٰهِ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ يُّرْوٰى عَنِّیْ هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ۔

(۲۲۸) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقاؤں سے بھاگا اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔ راوی منصور نے کہا کہ واللہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی مجھ سے یہاں بصرہ میں روایت کرے۔

(۲۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

(۲۲۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے اس غلام سے اللہ بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ۔

(۲۳۰) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اپنے آقا سے بھاگ کر جانے والے غلام کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں بھی جس عمل کو کفر قرار دیا گیا ہے وہ ایسا کفر نہیں کہ جس کے نتیجے میں انسان ایمان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

ف:۔ حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ماکان وما یکون،، جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہو گا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتی کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

بَابُ ٤١ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

٦٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اہل شام کا ذکر

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہو گی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہو گی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا قیام قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا،

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہو گا اس باب میں، عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (آپ) مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٤٢ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ نَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ ابْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصُّنَابِحِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اُمّت کو تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں

حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا آرَاءَ كُمْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ۔

(صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں آپ کو لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لیے آسان بنا دیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔

(۴۶۳۵) وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا۔

(۴۶۳۵) یہی حدیث مبارکہ اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ کوئی دُشوار کام بھی اس طرح نہیں ہوا۔

(۴۶۳۶) وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

(۴۶۳۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابو جندل کے دن دیکھا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو رَد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رَد کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

(۴۶۳۷) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح: ۵۱] مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

(۴۶۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ سے ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ تک نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم غم اور دُکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

(۴۶۳۸) وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

(۴۶۳۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

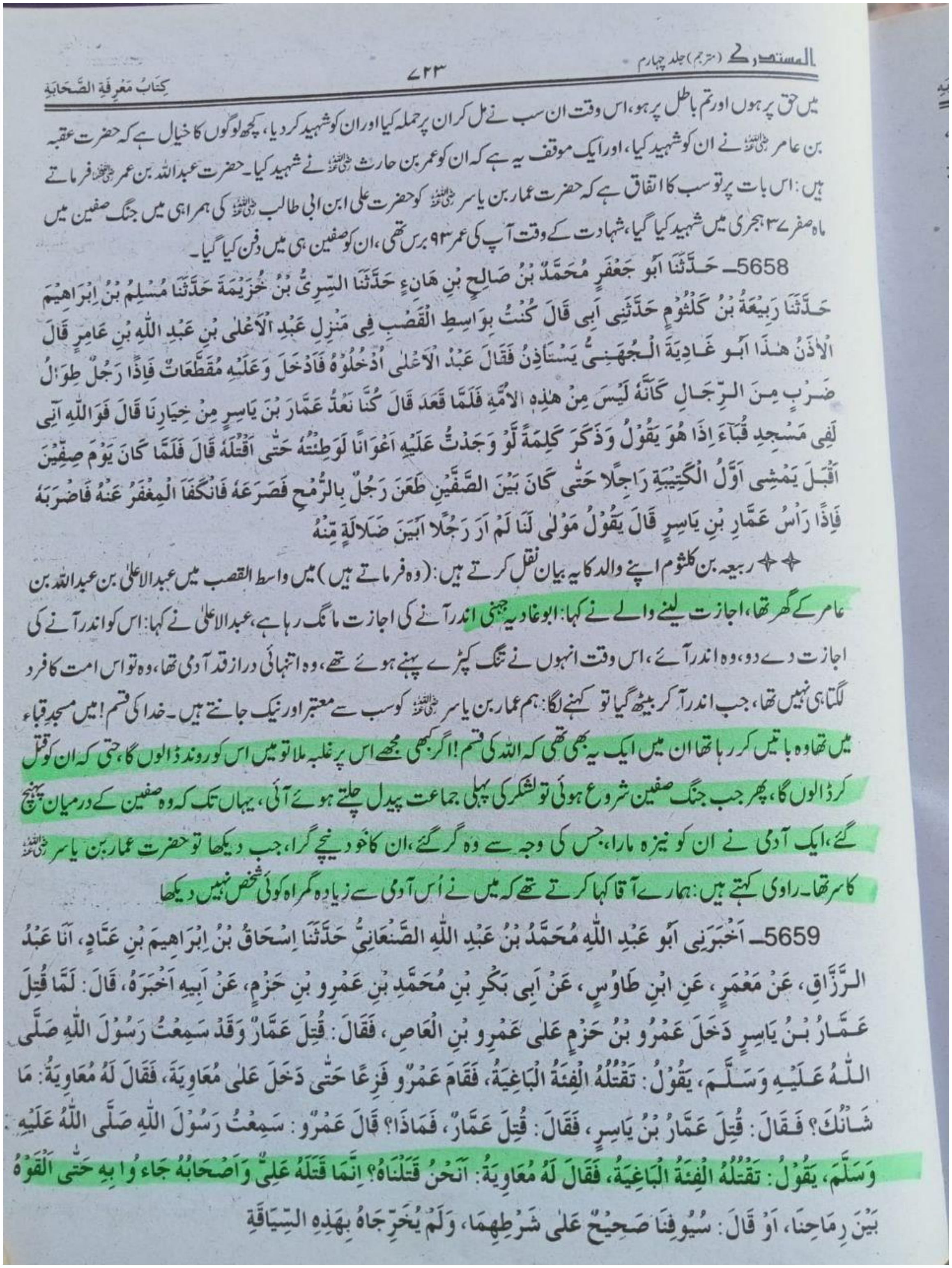

میں حق پر ہوں اور تم باطل پر ہو، اس وقت ان سب نے مل کر ان پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر دیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کو شہید کیا، اور ایک موقف یہ ہے کہ ان کو عمر بن حارث رضی اللہ عنہ نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں ماہ صفر ۳۷ ہجری میں شہید کیا گیا، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۳ برس تھی، ان کو صفین ہی میں دفن کیا گیا۔

5658۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الْاٰذِنُ هٰذَا اَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَدْخِلُوْهُ فَاَدْخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ فَاِذَا رَجُلٌ طِوَالٌ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَلَمَّا قَعَدَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَفِي مَسْجِدِ قُبَاءَ اِذَا هُوَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَوْ وَجَدْتُ عَلَيْهِ اَعْوَانًا لَوَطِئْتُهٗ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّيْنَ اَقْبَلَ يَمْشِي اَوَّلَ الْكَتِيبَةِ رَاجِلًا حَتّٰى كَانَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ طَعَنَ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَصَرَعَهٗ فَانْكَفَا الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَاَضْرَبَهٗ فَاِذَا رَاْسُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ يَقُوْلُ مَوْلٰى لَنَا لَمْ اَرَ رَجُلًا اَبْيَنَ ضَلَالَةٍ مِّنْهُ

✧✧ ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابوغادیہ جہنی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے، اس وقت انہوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں مسجدِ قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ کی قسم! اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا، حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے درمیان پہنچ گئے، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے، ان کا خود نیچے گرا، جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اُس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا

5659۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ اَخْبَرَهٗ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرٌو فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ: اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ اِنَّمَا قَتَلَهٗ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهٗ جَاءُوْا بِهٖ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، اَوْ قَالَ: سُيُوْفِنَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

صحیح مسلم جلد دوم ۷۴۵ کتاب الامارة

قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَ نَحْوَ ذٰلِكَ

ہوں اُن سے جنگ نہ کرنے کے بیان میں

(۴۸۰۰)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِیءَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَ تَابَعَ قَالُوا اَفَلَا تُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

(۴۸۰۰) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے خلافِ شریعت اعمال کو تم پہچان لو گے اور بعض اعمال نہ پہچان سکو گے۔ پس جس نے اس کے اعمالِ بد کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا جو نہ پہچان سکا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور پر خوش ہوا اور تابعداری کی (وہ محفوظ نہ رہا)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم اُن سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں۔

(۴۸۰۱)وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیُّ حَدَّثَنِی اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِیءَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَ تَابَعَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا اَیْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ۔

(۴۸۰۱) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تم پر ایسے حاکم مقرر کیے جائیں گے جن کے اعمالِ بد تم پہچان لو گے اور بعض اعمالِ بد سے ناواقف رہو گے۔ جس نے اعمالِ بد کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جو ناواقف رہا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان اُمورِ بد پر خوش ہوا اور اتباع کی (بری نہیں ہو گا اور نہ محفوظ رہے گا)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اُن سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں (جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل ہی سے انکار کیا)۔

(۴۸۰۲)وَ حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَ هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِیءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ۔

(۴۸۰۲) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث مبارکہ میں یہ ہے کہ جس نے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا۔

(۴۸۰۳)وَ حَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْبَجَلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَ تَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

(۴۸۰۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث میں مَنْ رَضِیَ وَ تَابَعَ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۸۴۴: باب خِيَارِ الْاَئِمَّةِ وَ شِرَارِهِمْ

باب: اچھے اور بُرے حاکموں کے بیان میں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس کو قاصد کے طور پر بھیجا۔

❁❁ حضرت سفیان (صحابی ہیں) فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور امور سلطنت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر کچھ شرائط پر خلافت کی بیعت کر لی۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت مال و دولت پیش کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ درہم پیش کیے تھے۔ یہ واقعہ ۴۱ ہجری جمادی الاولی کا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امور خلافت سونپنے سے سات ماہ اور گیارہ دن پہلے آپ نے خلافت سنبھالی تھی۔

4809- فَاَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ. وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِی بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ: اِنَّ ابْنِی هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

4810- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِی بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَصَعِدَ اِلَيْهِ فَضَمَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

4809- صحيح البخاری' كتاب الصلح' باب قول النبی صلى الله عليه وسلم للحسن بن على رضی' حديث 2577: صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب علامات النبوة في الإسلام' حديث 345: صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما' حديث 3557: صحيح البخاری' كتاب الفتن' باب قول النبی صلى الله عليه وسلم للحسن بن على' حديث 6710: صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر قول المصطفى صلى الله عليه وسلم للحسن بن على إنه' حديث 7074: سنن أبی داود' كتاب السنة' باب ما يدل على ترك الكلام فی الفتنة' حديث 4064: الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3789: السنن الصغرى' كتاب الجمعة' مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر' حديث 1400: السنن الكبرى للنسائی' كتاب الجمعة' الكلام فی الخطبة' حديث 1699: السنن الكبرى للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابنی على بن أبی طالب رضی الله عنهما' حديث 7900: السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الوقف' باب الصدقة فی ولد البنين والبنات ومن تناوله اسم الولد والابن' حديث 11144: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصريين' حديث أبی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة' حديث 19916: مسند الطيالسی - أبو بكرة' حديث 905: مسند الحميدی' حديثا أبی بكرة رضی الله عنه' حديث 766: مسند ابن الجعد' حديث المبارك بن فضالة بن أبی أمية مولى عمر بن الخطاب' حديث 2669: البحر الزخار مسند البزار - بقية حديث أبی بكرة' حديث 3080: المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث 1545: المعجم الصغير للطبرانی' باب اللام' حديث 767: المعجم الكبير للطبرانی' باب الحاء' حسن بن على بن أبی طالب رضی الله عنه' بقية أخبار الحسن بن على رضی الله عنهما' حديث 2525:

بِسَیْفَیْهِمَا ... کے بیان میں

(۷۲۵۲)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو کَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوبَ وَ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِیَنِی اَبُو بَکْرَةَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِیْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی عَلِیًّا قَالَ فَقَالَ لِی یَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

(۷۲۵۲)حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اُس آدمی (علی رضی اللہ عنہ کی حمایت) کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے (راستہ میں) ملے تو کہنے لگے: اے احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے احنف! واپس لوٹ جا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان باہم ایک دوسرے سے اپنی تلواروں سے لڑائی، جنگ کریں گے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ تو قاتل ہے مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اُس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

(۷۲۵۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوبَ وَ یُوْنُسَ وَالْمُعَلَّی ابْنِ زِیَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِی بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔

(۷۲۵۳)حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے ایک دوسرے کے مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے۔

(۷۲۵۴)وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ کِتَابِهٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِی کَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰی آخِرِهٖ۔

(۷۲۵۴)اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۲۵۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِی بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰی اَخِیْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِیْعًا۔

(۷۲۵۵)حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ اُٹھائے۔ پس وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان دونوں نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو گئے۔

(۷۲۵۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۷۲۵۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي (فِيْهَا) وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

نے کہا: ہاں! میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے۔ آگاہ رہو پھر فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو جب یہ نازل ہوں یا واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے ہی چمٹا رہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ ہی زمین؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنی تلوار لے کر اُس کی دھار پتھر کے ساتھ رگڑ کر کند اور ناکارہ کر دے۔ پھر اگر وہ نجات حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو نجات حاصل کرے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ناپسندیدگی اور ناگواری کے باوجود ان دونوں صفوں میں سے ایک صف یا ایک گروپ میں کھڑا کر دیا جائے پھر کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھے مار دے یا کوئی تیر میری طرف آ جائے جو مجھے قتل کر ڈالے۔ آپ نے فرمایا: وہ آدمی اپنے گناہ اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخ والوں میں سے ہوگا۔

(۷۲۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى آخِرِهِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

(۷۲۵۱) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ وکیع کی حدیث آپ کے ارشاد: اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو' تک ہے آگے مذکور نہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب فتنے عام ہو جائیں اور خونریزی اور فساد برپا ہو جائے تو ایسے دور میں ہر صورت میں اپنے آپ کو فتنوں سے دُور رکھنا لازم ہے۔ ورنہ انجام حدیث سے واضح ہو ہی رہا ہے۔

۱۳۱۰: باب اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ

باب: دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی

لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِيْ حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِيْ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا۔

(۴۷۰۸) وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۱۰) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

خلافت اُس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء گزر جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے گفتگو کی جو مجھ پر پوشیدہ رہی۔ تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔

(۴۷۰۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے لوگوں کا معاملہ یعنی خلافت اُس وقت تک باقی رہے گی جب تک ان میں بارہ خلفاء اُن کے حاکم رہیں گے پھر نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو مجھ پر مخفی و پوشیدہ رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

(۴۷۰۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ نہیں کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

(۴۷۰۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء کے پورے ہونے تک غالب رہے گا۔ پھر آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: سب خلفاء قریش سے ہونگے۔

(۴۷۰۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کا معاملہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا پھر آپ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا: کہ آپ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے۔

(۴۷۱۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلا اور

حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

نے فرمایا: جسے اپنے امیر سے کوئی بات ناپسند ہو تو چاہیے کہ اُس پر صبر کرے کیونکہ لوگوں میں سے جو بھی سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا اور اس پر اسی کی موت واقع ہوگئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۲) وَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

(۴۷۹۲) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کی اندھی تقلید میں عصبیت کی طرف بلاتا ہوا یا عصبیت کی مدد کرتا ہوا قتل کیا گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اطْرَحُوْا لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(۴۷۹۳) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واقعہ حرہ کے وقت جو یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوا عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے۔ تو ابن مطیع نے کہا: ابو عبدالرحمٰن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کے لیے غالیچہ بچھاؤ۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا میں تو آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ کو ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے فرمایا: جس نے اطاعت (امیر سے) ہاتھ نکال لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اُس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اُس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۴) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ (اللّٰهِ) بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

(۴۷۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اسی طرح بیان کی۔

(۴۷۹۵) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۴۷۹۵) اس سند کے ساتھ بھی یہی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

النَّضْرِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ اِذْ جَائَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَّسْتَاْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ (وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ) اِلٰى قَوْلِهٖ (قَدِيرٌ) فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ

کیا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ان کو اندر لے آؤ تھوڑی دیر کے بعد پھر یرفا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب وہ اندر آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرمائیے کیونکہ ان دونوں کے مابین جھگڑا تھا اور وہ دونوں اس مال میں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے اموال اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فئی دیئے تھے جھگڑ رہے تھے اور حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی تو اس وفد نے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیجیے تاکہ ان میں ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو، صبر کرو، میں نے تم کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھنا ہے جس کے اذن سے آسمان و زمین قائم ہے کیا تمہیں معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ہمارا ترکہ صدقہ ہے اس سے مراد آپ کی ذات کریم تھی۔ انہوں نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا ان دونوں نے کہا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس معاملہ کے متعلق بیان کرتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس فئی میں کسی چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا جو آپ کے سوا کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ اللہ جل ذکرہ نے فرمایا اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول ان سے تو تم نے ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ عزوجل اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۂ حشر آیت ۶) اور یہ خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہو گیا پھر اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سوا یہ مال جمع نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے علاوہ اپنی ذات کریمہ کو مخصوص کیا۔ آپ نے وہ مال تم کو دیا اور تم میں تقسیم کیا حتیٰ کہ اس میں سے یہ مال باقی بچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے اپنی ازواج مطہرات پر سال بھر خرچ کرتے تھے پھر جو ان کے خرچہ سے باقی بچ جاتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر

✧✧ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر ؓ کو شہید کر دیا گیا، عمرو بن بن حزم، عمرو بن عاص کے پاس آیا، اور کہا: عمار کو شہید کر دیا گیا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''ا
س کو باغی گروہ شہید کرے گا'' تو حضرت عمرو گھبرا کر اٹھے، اور حضرت معاویہ ؓ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ ؓ نے پوچھا: خیریت تو ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمار بن یاسر ؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ معاویہ ؓ نے پوچھا: عمار کو شہید کر دیا گیا؟ کیوں؟ حضرت عمرو ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اس کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا'' حضرت معاویہ ؓ نے ان سے کہا: کیا ہم نے ان کو شہید کیا ہے؟ ان کو علی اور اس کے ساتھیوں نے مروایا ہے، ان کے ساتھی ان کو ساتھ لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے سامنے ڈال دیا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5660۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ: شَهِدْنَا صِفِّينَ فَكُنَّا اِذَا تَوَادَعْنَا دَخَلَ هٰؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هٰؤُلَاءِ، فَرَاَيْتُ اَرْبَعَةً يَسِيرُونَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَاَبُو الْاَعْوَرِ السُّلَمِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَابْنُهُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ لِاَبِيهِ عَمْرٍو: قَدْ قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا قَالَ: قَالَ: اَيُّ الرَّجُلِ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَكُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ وَاَنْتَ مِمَّنْ حَضَرَ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ سَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عَمْرٌو عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَقَالَ: اسْكُتْ فَوَاللّٰهِ مَا تَزَالُ تَرْحَضُ فِي بَوْلِكَ، اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَنَا

✧✧ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: ہم صفین میں گئے، جب ہم ایک دوسرے سے کوئی وعدہ کرتے تو کچھ لوگ اس لشکر میں شامل ہو جاتا کوئی اس لشکر میں۔ میں نے چار آدمیوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ معاویہ بن ابی سفیان، ابوالاعور سلمی، عمرو بن عاص اور ان کا بیٹا۔ میں نے سنا کہ عبداللہ بن عمرو اپنے والد عمرو سے کہہ رہا تھا: ہم نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد موجود ہے۔ ان کے والد نے پوچھا: کون شخص؟ عبداللہ بن عمرو نے کہا: عمار بن یاسر ؓ۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر ؓ دو دو اینٹیں لا رہے تھے اور دو دو اینٹیں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہے تھے، آپ بھی تو اس وقت موجود تھے، حضور ﷺ نے اس وقت حضرت عمار ؓ سے فرمایا تھا: تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تم جنتی ہو، تب حضرت

وَاَطِيْعُوا۔

کرو۔

(۴۷۵۹)وَ حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا۔

(۴۷۵۹)اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

(۴۷۶۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا۔

(۴۷۶۰)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی غلام فرمایا ہے۔

(۴۷۶۱)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بِهٰذَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَ زَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ۔

(۴۷۶۱)اِسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی کا ذکر نہیں کیا اور اضافہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنی۔

(۴۷۶۲)وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا۔

(۴۷۶۲)حضرت اُمّ الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی گفتگو اور نصائح فرما ۔پھر میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر اعضاء کٹے ہوئے (راوی کہتا ہے) میں نے گمان کیا کہ اُس نے سیاہ بھی کہا غلام کو حاکم بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم دے تو اُس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(۴۷۶۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَ كَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(۴۷۶۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان مرد پر (حاکم) کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے، خواہ اُسے پسند ہو یا ناپسند ہو۔ سوائے اس کے کہ اُسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ پس اگر اُسے معصیت و نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ اُس کی بات سننا لازم ہے اور نہ اطاعت۔

(۴۷۶۴)وَ حَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۷۶۴)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۴۷۶۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ

(۴۷۶۵)حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا، اُس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو بعض لوگوں

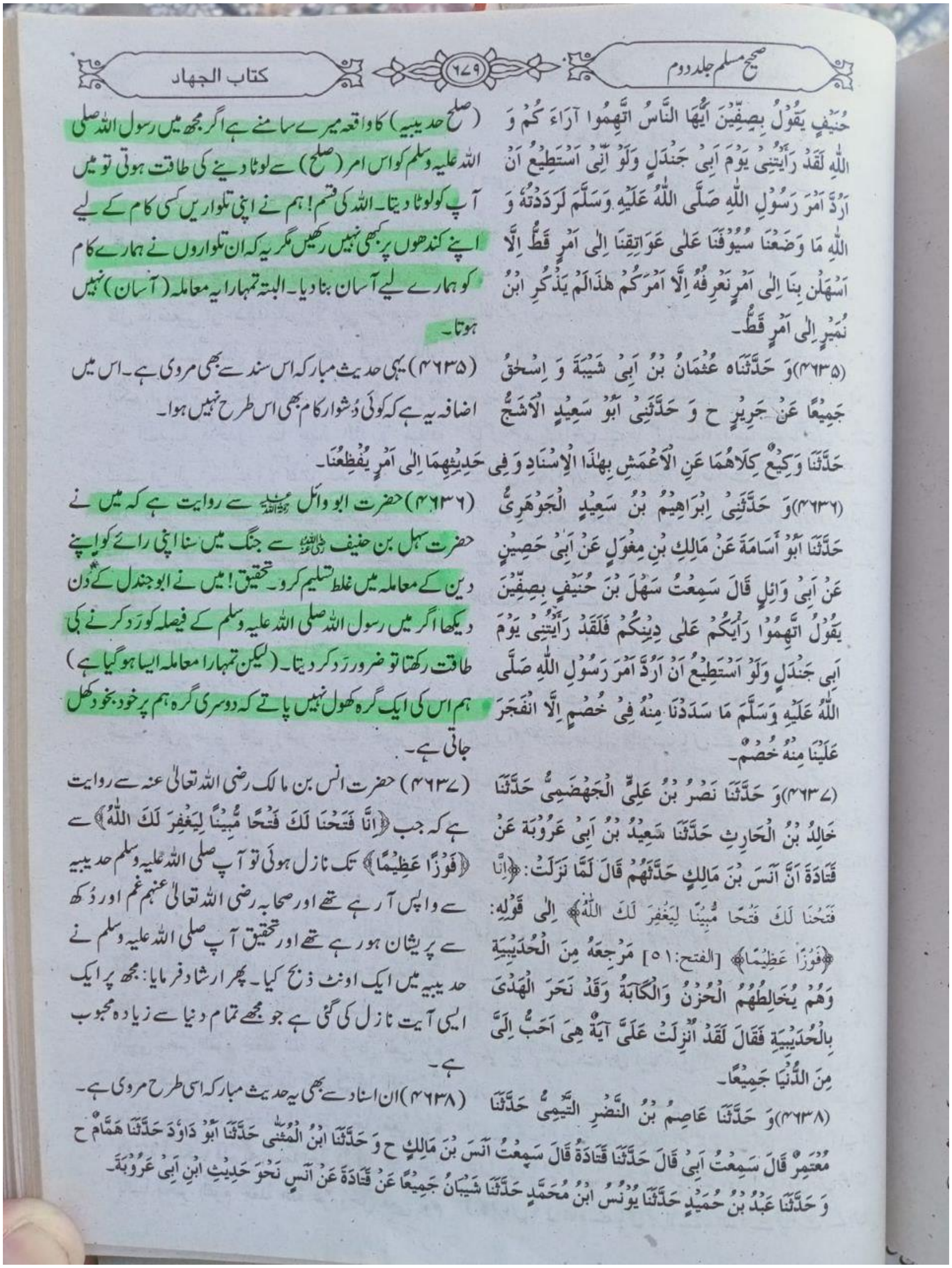

حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا آرَاءَ كُمْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَالَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ۔

(صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں آپ کو لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لیے آسان بنا دیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔

(۴۶۳۵) وَ حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا۔

(۴۶۳۵) یہی حدیث مبارکہ اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ کوئی دُشوار کام بھی اس طرح نہیں ہوا۔

(۴۶۳۶) وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

(۴۶۳۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابو جندل کے دن دیکھا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو رَد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رَد کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

(۴۶۳۷) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح: ۱۔۵] مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

(۴۶۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ سے ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ تک نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم غم اور دُکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

(۴۶۳۸) وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

(۴۶۳۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مُحَمَّدًا ﷺ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرُ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرِ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔

فرمایا) جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابْ: اس باب کی احادیث میں ایسے حضرات کے لیے بڑی اہم نصیحت ہے جو اپنے حسب اور نسب کے سلسلہ میں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اپنے کسی آبائی پیشہ کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو سیّد اور شیخ وغیرہ کی طرف منسوب کرنا کسی طور پر جائز نہیں۔ ویسے ادب، شفقت، تعظیم کے درجے میں کسی کو والد یا بزرگی کا مقام دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

۲۸ : باب بَیَانِ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ کُفْرٌ

باب: نبی ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

(۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارِ بْنِ الرَّیَّانِ وَ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ طَلْحَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ کُلُّهُمْ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ کُفْرٌ قَالَ زُبَیْدٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ وَآئِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَرْوِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَیْدٍ لِاَبِیْ وَآئِلٍ۔

(۲۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا (برا بھلا کہنا) فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ حدیث کے راوی زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے کہا آپ نے یہ بات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ہے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ زبید نے کہا ہاں! (میں نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔ شعبہ کی حدیث میں زبید کی ابو وائل سے اس بات کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۲۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ کِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی طرح ہی نقل کی ہے۔

۲۹ : باب بَیَانُ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب: نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ میرے بعد کافروں جیسے کام نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو

(۲۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۲۲۳) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

(۴۸۰۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ طَاعَتِهٖ۔

(۴۸۰۴)حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے بہتر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں اور تم اُن کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہو اور تمہارے حاکموں میں سے بُرے حاکم وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم انہیں لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم انہیں تلوار کے ساتھ قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تک اپنے حاکموں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے اس عمل کو ناپسند کرو اور اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ مت کھینچو۔

(۴۸۰۵)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِىْ مَوْلٰى بَنِىْ فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الْاَشْجَعِيِّ) يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ اَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِىْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِىْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِى لِرُزَيْقٍ حِيْنَ حَدَّثَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَا اَبَا

(۴۸۰۵)حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا: تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں اور تم ان کے جنازے میں شرکت کرتے ہو اور وہ تمہارے جنازوں میں شرکت کریں اور تمہارے بدترین حکمرانوں میں سے وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں۔ تم اُن پر لعنت کرنے والے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اُس وقت انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ آگاہ رہو! جس شخص کو کسی پر حاکم بنایا گیا پر انہوں نے اس میں ایسی چیز دیکھی جو اللہ کی نافرمانی ہو تو وہ اللہ کی معصیت و نافرمانی والے عمل کو ناپسند کریں اور اس کی فرمانبرداری سے اپنا ہاتھ نہ کھینچیں۔ ابن جابر نے کہا کہ میں نے رزیق سے کہا جب اُس نے یہ مجھ سے بیان کی' اے ابومقدام! تم کو اللہ کی قسم دے کو پوچھتا ہوں کیا تجھ سے

الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

علیہ وسلم نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کافروں جیسی حرکتیں نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۲۲۴) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت کیا۔

(۲۲۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدُ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ اَوْ قَالَ وَ يْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(۲۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا: وَ یْحکُمْ یا وَ یْلَکُمْ میرے بعد کافروں جیسی حرکتیں نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ۔ (یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپہ ہو جاؤ)۔

(۲۲۶) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَّاقِدٍ۔

(۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شعبہ کی واقد سے روایت کی گئی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اتنا سخت گناہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں اس کی بڑی سخت وعیدات ذکر کی گئی ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [النساء:۹۳] ''ایک مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی اس آیت میں پانچ سزائیں تجویز کی گئی ہیں: (۱) جہنم میں جائے گا۔ (۲) جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔ (یہ کافروں والی سزا ہے) (۳) اللہ کا غضب اس پر ہوگا۔ (۴) اللہ کی لعنت اس پر ہوگی۔ (۵) اس کے لیے عذابِ عظیم تیار کیا گیا ہے۔

مسلمان کو قتل کرنا کفر نہیں، کافروں والا عمل ضرور ہے، اسی لیے کافروں والی سزا رکھی گئی ہے لیکن اس باب کی احادیث میں جو مسلمان کو قتل کرنا کفر کہا گیا ہے اس کے بارے میں علماء نے یہ جوابات دیئے ہیں: (۱) کفر نہ کرو ہمیشہ مسلمان رہو تاکہ تمہیں کفر کی وجہ سے قتل نہ کر دیا جائے۔ (۲) جو شخص مسلمان کے خون کو حلال سمجھ کر قتل کرے وہ کافر ہے۔ (۳) مسلمان کو قتل کرنا کفر کی طرح ہے کیونکہ یہ کافروں والا فعل ہے۔

۳۰: باب اِطْلَاقِ اِسْمُ الْكُفْرِ عَلَی — باب: نسب میں طعنہ زنی اور میّت پر رونے پر کفر

(۷۲۴۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۷۲۴۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۷۲۴۷)حَدَّثَنِیْ عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِی وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِی وَالْمَاشِی فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِی مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهٗ وَمَنْ وَجَدَ فِيْهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْ بِهٖ۔

(۷۲۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے (ظاہر) ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو آدمی گردن اُٹھا کر انہیں دیکھے گا تو وہ اسے ہلاک کر دیں گے اور جسے ان میں کوئی پناہ کی جگہ مل جائے تو چاہیے کہ وہ پناہ لے لے۔

(۷۲۴۸)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِی وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِی هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

(۷۲۴۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز قضا ہو جائے تو ایسا ہے گویا کہ اُس کا گھر اور مال سب لوٹ لیا گیا ہو۔

(۷۲۴۹)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِی فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔

(۷۲۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے (جب ظاہر) ہوں گے تو ان میں سونے والا بیدار رہنے والے سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس جس آدمی کو کوئی پناہ کی جگہ یا حفاظت کی جگہ مل جائے تو اُسے چاہیے کہ (ان فتنوں سے بچنے کے لیے) وہ پناہ حاصل کرے۔

(۷۲۵۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِی بَكْرَةَ وَهُوَ فِی اَرْضِهٖ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ

(۷۲۵۰) حضرت عثمان الشحام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور فرقد سنجی رحمۃ اللہ علیہ مسلم بن ابو بکر کی طرف چلے اور وہ اپنی زمین میں تھے۔ ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے کہا: کیا آپ نے اپنے باپ سے فتنوں کے بارے میں حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَ عَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَ عَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

حکام سے حکومت کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق بات ہی کہیں گے۔ اللہ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھیں گے۔

(۴۷۶۹)وَ حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ (مِثْلَهُ)۔

(۴۷۶۹) اِس سند کے ساتھ یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۷۷۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

(۴۷۷۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۷۷۱)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَا فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَ مَكْرَهِنَا وَ عُسْرِنَا وَ يُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ (اَنْ) لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔

(۴۷۷۱) حضرت جنادہ بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ آپ کو تندرست کرے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اللہ اس کے ذریعہ (ہمیں) نفع عطا فرمائے۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ ہم نے آپ سے بیعت کی اور جن امور کی آپ سے ہم نے بیعت کی وہ یہ تھے: ہم نے بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی کہ اپنی خوشی اور ناخوشی میں، تنگی اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیئے جانے پر اور اس بات پر کہ ہم حکام سے جھگڑا نہ کریں گے سوائے اس کے کہ ہم واضح دیکھیں اور تمہارے پاس اُس کے کفر ہونے پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ وقت کے حکمران کی اطاعت صرف ان احکام میں واجب ہے کہ جن میں شریعت کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور اگر وہ شریعت کے احکام کی مخالفت میں حکم دے تو رعایا کے لیے اس صورت میں اپنے حاکم کی اطاعت سے فرار ہے۔

۸۳۶: باب الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ باب: امام کے مسلمانوں کے لیے ڈھال ہونے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

حاصل کرنے کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور یہ مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچ اس میں سے نکال لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا اُسے اللہ کے راستے میں جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔

(۴۵۷۶) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

(۴۵۷۶) حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

(۴۵۷۷) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرِهِ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ خُذْ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى

(۴۵۷۷) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر (بلوایا) میں دن چڑھے آپ کی خدمت میں آ گیا۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے بیٹھے ہیں (فرمایا کہ اے مالک رضی اللہ عنہ) تیری قوم کے کچھ آدمی جلدی جلدی میں آئے تھے میں نے ان کو کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے' اب تم وہ مال لے کر ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کام پر مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! تم ہی لے لو۔ اسی دوران (آپ کا غلام) یرفاء اندر آیا اور اُس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن کے لیے اجازت ہے۔ وہ اندر تشریف لائے۔ پھر وہ غلام آیا اور عرض کیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا اُنہیں بھی اجازت دے دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! میرے اور اس جھوٹے گناہ گار دھوکے باز خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! اے امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور ان کو ان سے راحت دلائیں۔ حضرت

وِسَادَتِی، فَاَتْبَعْتُهُ بَصَرِی فَاِذَا هُوَ نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ بِهِ اِلَی الشَّامِ، اَلَا وَاِنَّ الْاِیْمَانَ اِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8554 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا عمود نکال لیا گیا، میری نگاہیں اس کے تعاقب میں گئیں، وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا، جو کہ شام تک پھیل گیا، خبردار، جب فتنے واقع ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8555 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَائِذٍ عُفَیْرُ بْنُ مَعْدَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَیْمَ بْنَ عَامِرٍ الْکَلَاعِیَّ، یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلشَّامُ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ بِلَادِهِ، یَسُوْقُ اِلَیْهَا صَفْوَةَ عِبَادِهِ، مَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ اِلٰی غَیْرِهَا فَبِسُخْطِهِ، وَمَنْ دَخَلَ مِنْ غَیْرِهَا فَبِرَحْمَتِهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8555 – کلا وعفیر هالك

✦✦ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام، اللہ کے ملکوں میں سے چنا ہوا ہے اور اس کی جانب اُس کے چنے ہوئے بندے آئیں گے۔ جو شخص شام سے کسی اور ملک کی طرف نکل جائے گا، وہ اس پر ناراض ہوگا، اور جو شخص کسی اور ملک سے آکر اس میں داخل ہو جائے گا، وہ اس کی رحمت میں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8556 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِیُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ، اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، عَنْ مَکْحُوْلٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "سَتُجَنَّدُوْنَ اَجْنَادًا: جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ، وَجُنْدًا بِالْیَمَنِ" قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اخْتَرْ لِی، قَالَ: عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ، فَمَنْ اَبٰی فَلْیَلْحَقْ بِیَمَنِهِ، وَلْیَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَکَفَّلَ لِی بِالشَّامِ وَاَهْلِهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8556 – صحیح

✦✦ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے لشکر تیار ہوں گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے کیا منتخب فرماتے

وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم هذا حدیث حسن صحیح۔

باب ۴۵ ما جاء فی الهرج

۷۸۔ حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من ورائکم ایاما یرفع فیها العلم ویکثر فیها الهرج قالوا یا رسول الله ما الهرج قال القتل وفی الباب عن ابی هریرة وخالد بن الولید ومعقل بن یسار هذا حدیث حسن صحیح۔

۷۹۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن المعلی بن زیاد رده الی معاویة بن قرة فرده الی معقل بن یسار رده الی النبی صلی الله علیه وسلم قال العبادة فی الهرج کهجرة الیّ هذا حدیث صحیح غریب انما نعرفه من حدیث المعلی بن زیاد۔

۸۰۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة هذا حدیث صحیح۔

باب ۴۶ ما جاء فی اتخاذ السیف من خشب

۸۱ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن عبد الله بن عبید عن عدیسة بنت اهبان بن صیفی الغفاری قالت جاء علی بن ابی طالب الی ابی فدعاه الی الخروج معه فقال له ابی ان خلیلی وابن عمک عهد الیّ اذا اختلف الناس ان اتخذ سیفا من خشب فقد اتخذته

مالوان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے ذمہ ہیں۔

قتل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "قتل،، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دورِ خون ریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول ومحبوب) ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معلےٰ بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو تاقیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

عدیسہ بنت اُھبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں،

حضرت علی کرم اللہ وجہہُ کریم، میرے والد کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا میرے والد نے جواب دیا بے شک میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں (یعنی جنگ

فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

نہ کروں، پس میں نے وہ بنائی ہے لہذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ جاؤں" راوی یہ فرماتی ہیں" اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عُبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دورِ فتنہ میں تم اپنی تلواروں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا (یعنی اس فتنہ میں حصہ نہ لینا) یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان سے مراد، ابو قیس اودی ہے۔

علاماتِ قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا" قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا۔ (علما، ختم ہو جائیں گے) اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا عام ہو گا، شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے یہانتک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہونگی اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

فِى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ
قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ

٩٦٠- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

وتر صرف ایک رکعت میں پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سنت کو پالیا کیونکہ وہ فقیہہ ہیں۔ (یعنی ابواب فقہ کی معرفت رکھتے ہیں)

(960) ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی مصری) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا تم ایک نماز پڑھتے ہو۔ البتہ تحقیق ہم نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں ہم نے آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا یعنی نماز عصر کے بعد دو رکعات نماز نفل پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 416 سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (بنت رسول کریم ﷺ) کے مناقب کے بیان میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں

٩٦١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

(961) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جس نے ان کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

بَابُ فَضْلِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 417 اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں

وفات 17 رمضان 58ھ (کہا جاتا ہے کہ احکام شرعیہ کا چوتھائی اُم المومنین سے منقول ہے۔ علامہ عینی کے مطابق آپ کیلئے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی تعداد 1010 ہے۔

٩٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ إِنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(962) ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) نے کہا اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرائیل ہیں تجھے سلام عرض کرتے ہیں۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے کہا "وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ" آپ جو کچھ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی ہوں مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

٩٦٣- حَدَّثَنَا آدَمُ ...

(963) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ...

يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

١٤٨٨ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

بَابُ ٩٨٤ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

١٤٨٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

کرنے والا بھی ملعون ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر، سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارا اس پر رجم ہے یہ امام مالک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں، فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد وہی حد ہے جو زانی کی ہے۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس طریق یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

مرتد کی سزا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی، جلا دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قتل کرتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو میں انہیں نہ جلاتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کرنے کے لئے حبشہ سے آ رہا ہوں۔

چنانچہ ہم لوگ نبی ؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پہلے حضرت خالد بن ولید ؓ نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی، پھر میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس شرط پر آپ سے بیعت کرتا ہوں کہ آپ میری پچھلی خطاؤں کو معاف کر دیں، بعد کے گناہوں کا میں تذکرہ نہیں کرتا، نبی ؑ نے فرمایا عمرو! بیعت کر لو، کیونکہ اسلام پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور اس طرح ہجرت بھی پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، چنانچہ میں نے بھی بیعت کر لی اور واپس لوٹ آیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے بعض بااعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بھی تھے اور انہوں نے بھی ان دونوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔

(۱۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ أَوَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سُيُوفِنَا [صححه الحاكم (۲/۱۵۵). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۱۷۹۳۱) محمد بن عمرو ؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر ؓ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم ؓ، حضرت عمرو بن عاص ؓ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار ؓ شہید ہو گئے ہیں اور نبی ؑ نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص ؓ "انا للہ" پڑھتے ہوئے گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ ؓ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ ؓ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار ؓ شہید ہو گئے ہیں، حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ حضرت عمار ؓ تو شہید ہو گئے، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی ؓ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے، نیزوں کے درمیان لا ڈالا۔

(۱۷۹۳۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ رَهْطِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَعَا أَعْرَابِيًّا إِلَى طَعَامٍ وَذَلِكَ بَعْدَ النَّحْرِ بِيَوْمٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ دَعَا رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ

وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ فَأَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمُوهُ [راجع: ۹۷۱]

(۱۰۵۰) ابوحیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی ؓ کو صحن میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے پانی منگوایا اور پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقۂ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ ضَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ وَقَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمَا أَحْدَاثًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا [قال شعيب: إسناده قوي]

(۱۰۵۱) حضرت علی ؓ نے ایک دن بر سر منبر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا، پھر فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر ؓ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق ؓ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۵۲) حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر ؓ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق ؓ تھے۔

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ مُشْرَبًا وَجْهُهُ حُمْرَةً طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى

صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں' اُن کے بعد کا زمانہ اُن کی اولاد ہے اور ان کے بعد کا زمانہ ان کے بیٹے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک اُس وقت تک ہے کہ جب تک کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والا باقی ہے اور پھر دوسرا زمانہ اُس وقت تک ہے جب تک کہ کوئی بھی صحابی کا دیکھنے والا باقی ہے۔ پھر تیرا زمانہ اُس حرکت تک ہے جب تک کہ کوئی بھی تابعی کا دیکھنے والا باقی ہے اور قرن یعنی زمانہ بعض علماء کے نزدیک ساٹھ سال کا ہے اور بعض حضرات کے نزدیک سو سال کا ہے تو پہلا قرن یعنی پہلا زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک سو بیس سال تک رہا۔ سب سے آخری صحابی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ اس دنیا سے ۱۲۰ھ میں رخصت ہوئے اور تابعین کا زمانہ ۱۷۰ھ پر پورا ہوا اور تبع تابعی کا زمانہ ۲۲۰ھ تک رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی کہ تقریباً سو سال کے عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی اس دنیا میں باقی نہیں رہا اور یہی وہ زمانہ ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا زمانہ قرار دیا اور فرمایا کہ سب سے بہترین میرا زمانہ ہے اور میرے زمانے کے لوگ سب لوگوں سے بہترین ہیں۔

۱۱۴۳: باب تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۴۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهٗ۔

(۶۴۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا نہ کہو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا نہ کہو اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو غلّہ) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھے مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

فانطلق يسير نحو طريق الشام نحو يزيد، فلقيته الخيول بكربلاء، فنزل يناشدهم الله والإسلام، قال: وكان بعث إليه عمرو بن سعد وشمر بن ذي الجوشن وحصين بن تميم، فناشدهم الحسين الله والإسلام أن يسيروه إلى أمير المؤمنين، فيضع يده في يده، فقالوا: لا، إلا على حكم ابن زياد، وكان فيمن بعث إليه الحر بن يزيد الحنظلي النهشلي على خيل، فلما سمع ما يقول الحسين قال لهم: ألا تقبلون من هؤلاء ما يعرضون عليكم! والله لو سألكم هذا الترك والديلم ما حل لكم أن تردوه! فأبوا إلا على حكم ابن زياد، فصرف الحر وجه فرسه، وانطلق إلى الحسين وأصحابه، فظنوا أنه إنما جاء ليقاتلهم، فلما دنا منهم قلب ترسه وسلم عليهم، ثم كر على أصحاب ابن زياد فقاتلهم، فقتل منهم رجلين، ثم قتل رحمة الله عليه.

وذكر أن زهير بن القين البجلي لقي الحسين وكان حاجًا، فأقبل معه، وخرج إليه ابن أبي بحرية المرادي ورجلان آخران وعمرو بن الحجاج ومعن السلمي، قال الحصين: وقد رأيتهما.

قال الحصين: وحدثني سعد بن عبيدة، قال: إن أشياخنا من أهل الكوفة لوقوف على التل يبكون ويقولون: اللهم أنزل نصرك، قال: قلت: يا أعداء الله، ألا تنزلون فتنصرونه! قال فأقبل الحسين يكلم من بعث إليه زياد، قال: وإني لأنظر إليه وعليه جبة من برود، فلما كلمهم انصرف، فرماه رجل من بني كتفيه متعلقًا في جبته، فلما أبوا عليه رجع إلى مصافه، وإني لأنظر إليهم، وإنهم لقريب من مائة رجل، فيهم لصلب علي بن أبي طالب عليه السلام خمسة، ومن بني هاشم ستة عشر، ورجل من بني سليم حليف لهم، ورجل من بني كنانة حليف لهم، وابن عمر بن زياد.

قال: وحدثني سعد بن عبيدة، قال: إنا لمستنقعون في الماء مع عمرو بن سعد، إذ أتاه رجل فساره وقال له: قد بعث إليك ابن زياد جويرية بن بدر التميمي، وأمره إن لم تقاتل القوم أن يضرب عنقك، قال: فوثب إلى فرسه فركبه، ثم دعا سلاحه فلبسه، وإنه على فرسه، فنهض بالناس إليهم فقاتلوهم، فجيء برأس الحسين إلى ابن زياد، فوضع بين يديه، فجعل ينكت بقضيبه، ويقول: إن أبا عبد الله قد كان شمط[1]، قال: وجيء بنسائه وبناته وأهله، وكان أحسن شيء صنعه أن أمر لهن بمنزل في مكان معتزل، وأجرى عليهن رزقًا، وأمر لهن بنفقة وكسوة. قال: فانطلق غلامان منهم لعبد الله بن جعفر - فأتيا رجلاً من طيئ فلجأ إليه، فضرب أعناقهما، وجاء برءوسهما حتى وضعهما بين يدي ابن زياد، قال: فهم بضرب عنقه، وأمر بداره فهدمت.

قال: وحدثني مولى لمعاوية بن أبي سفيان قال: لما أتي يزيد برأس الحسين فوضع بين يديه، قال: رأيته يبكي، وقال: لو كان بيني وبينه رحم ما فعل هذا.

قال حصين: فلما قتل الحسين لبثوا شهرين أو ثلاثة، كأنما تلطخ الحوائط بالدماء ساعة تطلع الشمس حتى ترتفع.

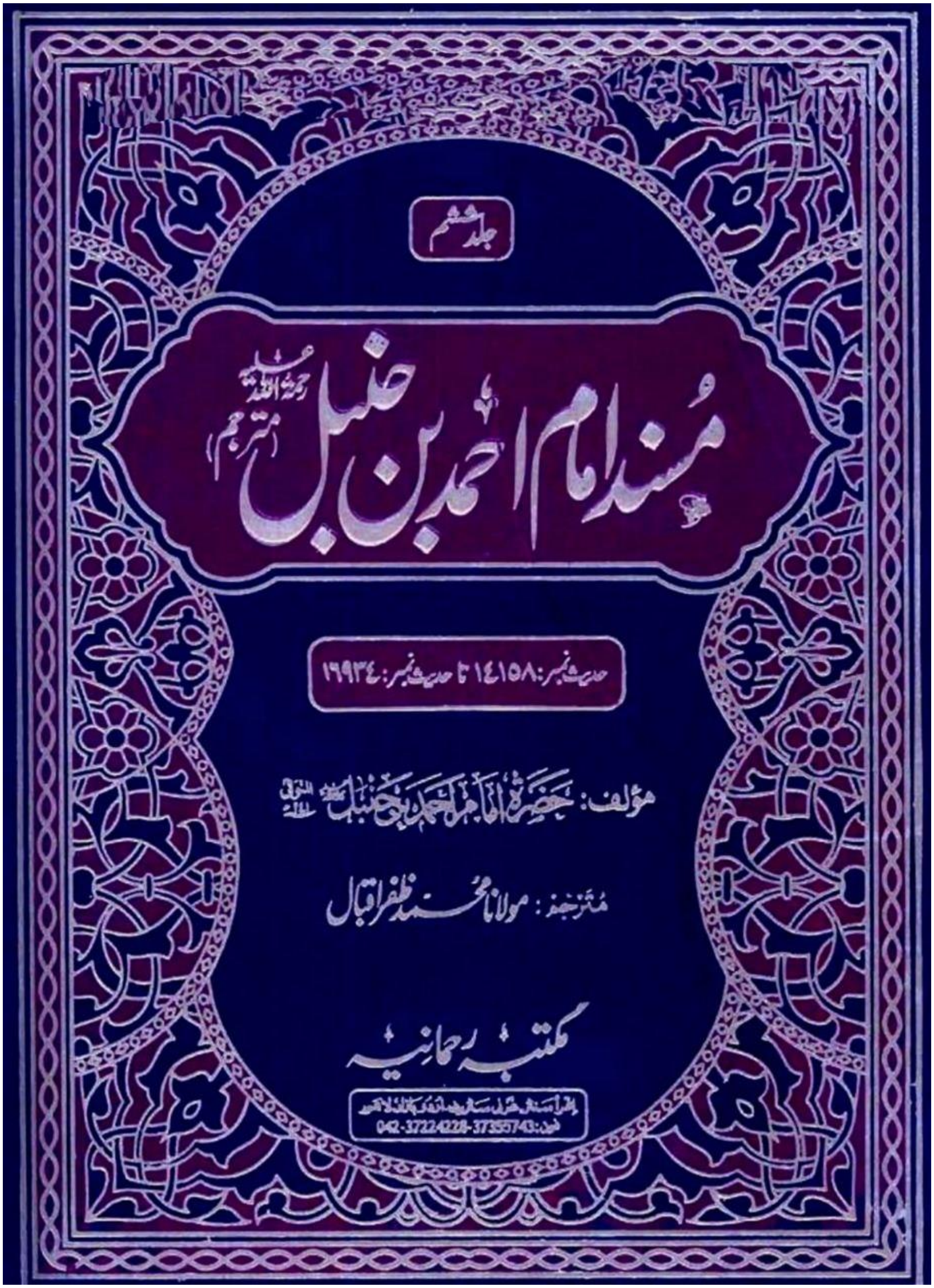
جلد ششم
مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)
حدیث نمبر: ۱٤۱٥۸ تا حدیث نمبر: ۱۹۹۳٤
مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
مکتبہ رحمانیہ
042-37224228-37355743

جہاں اس کے نشانات دیکھو، اس پر چھڑک دو۔

(۱۶۰۷۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَرُدَّ أَمْرَهُ لَرَدَدْنَاهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَنْ عَوَاتِقِنَا مُنْذُ أَسْلَمْنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا هَذَا الْأَمْرَ مَا سَدَدْنَا خَصْمًا إِلَّا انْفَتَحَ لَنَا خَصْمٌ آخَرُ [صححه البخاري (۳۱۸۱)، ومسلم (۱۷۸۵)].

(۱۶۰۷۰) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنی رائے کو ہمیشہ صحیح نہ سمجھا کرو، میں نے "ابوجندل" والا دن دیکھا ہے، اگر ہم میں نبی علیہ السلام کے کسی حکم کو ٹالنے کی ہمت ہوتی تو اس دن ٹال دیتے، بخدا! اسلام قبول کرنے کے بعد جب بھی ہم نے کسی پریشان کن معاملے میں اپنے کندھوں سے تلواریں اتار کر رکھیں، وہ ہمارے لیے آسان ہو گیا، سوائے اس معاملے کے کہ جب بھی ہم ایک فریق کا راستہ بند کرتے ہیں تو دوسرے کا راستہ کھل جاتا ہے۔

(۱۶۰۷۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّهْرَوَانِ فَفِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ وَفِيمَا فَارَقُوهُ وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِأَهْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَتْهُ الْخَوَارِجُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ وَسُيُوفُهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَنْتَظِرُ بِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ أَلَا نَمْشِي إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي أَبَدًا قَالَ فَرَجَعَ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ قَالَ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهَا إِيَّاهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ

[صححه البخاري (٤٨٤٤)، ومسلم (١٧٨٥)].

(١٦٠٧١) حبیب بن ابی ثابت ؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابووائل کے پاس ان کے گھر کی مسجد میں آیا تا کہ ان سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ سکوں جنہیں حضرت علی ؓ نے ''نہروان'' کے مقام پر قتل کیا تھا، کہ انہوں نے حضرت علی ؓ کی کون سی بات مانی؟ کس میں اختلاف کیا؟ اور حضرت علی ؓ نے کس بناء پر ان سے قتال کو جائز سمجھا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ صفین میں تھے، جب اہل شام کے مقتولین کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے، اور حضرت عمرو بن عاص ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے کہا کہ آپ حضرت علی ؓ کے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ بھیجئے اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دیجئے، وہ آپ کی بات سے کسی صورت انکار نہیں کریں گے۔

چنانچہ حضرت علی ؓ کے پاس ایک آدمی یہ پیغام لے کر آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے، اور یہ آیت پڑھی ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا، وہ انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر کے پشت پھیر لیتا ہے''، حضرت علی ؓ نے فرمایا ٹھیک ہے، میں اس بات کو قبول کرنے کا زیادہ حق دار ہوں، ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے، اس کے بعد خوارج ''جنہیں ہم اس وقت قراء کہتے تھے'' حضرت علی ؓ کے پاس اپنے کندھوں پر تلواریں لٹکائے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! یہ لوگ جو ٹیلے پر ہیں، ان کے متعلق ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا ہم ان پر اپنی تلواریں لے کر حملہ نہ کر دیں یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے؟

اس پر حضرت سہل بن حنیف ؓ بولے اور کہنے لگے اے لوگو! اپنے آپ کو ہمیشہ صحیح مت سمجھا کرو، ہم نے حدیبیہ کا وہ دن بھی دیکھا ہے جس میں نبی ؑ اور مشرکین کے درمیان صلح ہوئی تھی، اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، اسی دوران حضرت عمر ؓ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ نبی ؑ نے فرمایا کیوں نہیں، وہ کہنے لگے کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں دب کر صلح کیوں کریں اور اسی طرح واپس لوٹ جائیں کہ اللہ نے ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ ہی نہیں کیا؟ نبی ؑ نے فرمایا اے ابن خطاب! میں خدا کا پیغمبر ہوں، وہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔

حضرت عمر ؓ اسی طرح غصے کی حالت میں واپس چلے گئے اور ان سے صبر نہ ہو سکا، وہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس پہنچے اور ان سے بھی یہی سوال و جواب ہوئے، حضرت صدیق اکبر ؓ نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا، اس کے بعد سورۂ فتح نازل ہوئی تو نبی ؑ نے مجھے حضرت عمر ؓ کے پاس بھیجا اور انہیں یہ سورت پڑھ کر سنائی، حضرت عمر ؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے؟ نبی ؑ نے فرمایا ہاں!

(١٦٠٧٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلٍ

شیعہ کتب کے عکس

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تم لوگوں کو مجھے گالیاں دینے کی طرف دعوت دی جائے گی، پس تم مجھے گالیاں دو گے۔ تمھیں مجھ سے برأت کے انحصار کی طرف دعوت دی جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو بچانا، کیونکہ میں عین فطرت پر ہوں (یعنی مولا اس میں تقیہ کی طرف رغبت دے رہے ہیں کہ اپنی جان بچا لینا، لیکن دل سے انکار ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس اسلام کی طرح فطرت پر ہوں اور فطرت سے انکار نہیں کیا جا سکتا)۔

جب سود عام ہو جائے گا تو......

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد ابن عيسٰی عن ابن أبی عمير عن مالك بن عطية عن ابی حمزة الثمالی قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علی بن الحسين عليهم السلام يقول: وجدت فی كتاب علی بن أبی طالبؑ اذا ظهر الربا من بعدی ظهر موت الفجاءة واذا طففت المكائيل أخذهم اللّٰه بالسنين والنقص، واذا منعوا الزكٰوة منعت الارض بركاتها من الزرع والثمار والمعادن كلها، واذا جاروا فی الحكم تعاونوا علی الاثم والعدوان، واذا نقضوا العهد سلط اللّٰه عليهم شرارهم ثم يدعو خيارهم فلا يستجاب لهم۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا، آپؑ نے فرمایا: میں نے حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اس دنیا میں سود عام ہو جائے گا تو ناگہانی اموات زیادہ ہو جائیں گی۔ جب ماپ تول میں کمی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ عمر میں کمی کر دے گا اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو زمین اپنی برکات یعنی زراعت، پھل اور معدنیات روک لے گی اور جب ظلم و جور کے ساتھ حکم کیا جائے گا تو دنیا میں گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا اور جب اپنے کیے ہوئے وعدہ کو توڑنا عام ہو جائے گا تو خدا ان پر قوم کے شریر ترین لوگوں کو

الله في السر بما يكره الله، لقي الله وهو عليه غضبان، له ماقت»[١].

٣١٠ ـ جعفر، عن أبيه عليه السلام قال:

«كان رسول الله صلّى الله عليه وآله يغيّر الأسماء القبيحة في الرجال والبلدان»[٢].

٣١١ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله لميمونة بنت الحارث: ما فعلت بجاريتك ؟ قالت: أعتقتها يا رسول الله. قال: إن كانت لجلدة، لو كنت وصلت بها رحمك»[٣].

٣١٢ ـ جعفر، عن أبيه: أن علياً عليه السلام كان يقول:

«تخيروا للرّضاع كما تتخيرون للنكاح، فإن الرضاع يغيّر الطباع»[٤].

٣١٣ ـ جعفر، عن أبيه: أن علياً عليه السلام كان يقول لأهل حربه:

«إنّا لم نقاتلهم على التكفير لهم، ولم نقاتلهم على التكفير لنا، ولكنّا رأينا أنّا على حق، ورأوا أنهم على حق»[٥].

٣١٤ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«كانوا يحبون أن يكون في البيت الشيء الداجن، مثل الحمام أو الدجاج أو العناق[٦]، ليعبث به صبيان الجن ولا يعبثون بصبيانهم»[٧].

---

(١) رواه الاهوازي في الزهد:١٨٤/٦٩ ، والكليني في الكافي ٢:١٠/٢٢٣ نحوه ونقله المجلسي في بحاره ٧١:٤/٣٦٤ .

(٢) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤:٤/١٢٧ .

(٣) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤: ١/٢٠٣ .

(٤) نقله المجلسي في بحاره ١٠٣:١٠/٣٢٣ .

(٥) نقله المجلسي في البحار المجلد الثامن:٤٢٦ (الطبعة الحجرية).

(٦) العناق: الانثىٰ من المعز قبل استكمالها الحول «مجمع البحرين ـ عنق ـ ٥:٢١٩».

(٧) اورد معناه الكليني في الكافي ٥/٥٤٦ ، والطبرسي في مكارم الاخلاق:١٣١ . ونقله المجلسي في بحاره ٦٣:٢٤/٧٤ .

عَلَيْكَ فَقَالَ لِي رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ رَجُلاً لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ وَلاَ أَجْمَلَ.

[٢٢٥١] ١٠ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً ﷺ قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلاَ تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلْ لاَ تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلاَّ مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا.

[٢٢٥٢] ١١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيِّرُونَّا بِهِ فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ انْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَلاَ تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلاَ يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ قُلْتُ وَمَا الْخَبْءُ قَالَ التَّقِيَّةُ.

[٢٢٥٣] ١٢ـ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلاَةِ فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ.

[٢٢٥٤] ١٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ.

٢٢٠/٢ [٢٢٥٥] ١٤ـ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

[٢٢٥٦] ١٥ـ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَ مِيثَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ وَأَصْحَابِهِ ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(1).

[٢٢٥٧] ١٦ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحْقَنَ بِهَا الدَّمُ فَإِذَا بَلَغَ الدَّمَ فَلَيْسَ تَقِيَّةٌ.

[٢٢٥٨] ١٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ.

[٢٢٥٩] ١٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمُعَمَّرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ.

[٢٢٦٠] ١٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ.

[٢٢٦١] ٢٠ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوَّانِيَّةِ إِذَا كَانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيَانِيَّةً.

٢٢١/٢ [٢٢٦٢] ٢١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أُخِذَا فَقِيلَ لَهُمَا ابْرَآ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَبَرِئَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَخُلِّيَ سَبِيلُ الَّذِي بَرِئَ وَقُتِلَ الْآخَرُ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي بَرِئَ فَرَجُلٌ فَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْرَأْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ.

[٢٢٦٣] ٢٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ احْذَرُوا عَوَاقِبَ الْعَثَرَاتِ.

٣٤٩

بعضها إلى بعض ثمّ فرّقهم[١] فيها ثمّ طمّ رؤسها ثمّ ألهب النار في بئر منها ليس فيها أحد فدخل الدخان عليهم فماتوا.

قيس بن سعد بن عبادة[٢]

١٧٦ـ جبرئيل بن أحمد و أبوإسحاق حمدويه و إبراهيم ابنا نصير، قالوا حدّثنا محمّد ابن عبدالحميد العطّار الكوفي، عن يونس بن يعقوب، عن فضيل[٣] غلام محمّد بن راشد، قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: إنّ المعاوية كتب إلى الحسن بن عليّ عليه السلام أن اقدم أنت و الحسين و أصحاب عليّ! فخرج معهم قيس بن سعد بن عبادة الأنصاريّ و قدموا الشام، فأذن لهم معاوية و أعدّ لهم الخطباء، فقال: يا حسن قم فبايع، فقام فبايع ثمّ قال للحسين عليه السلام: قم فبايع، فقام فبايع، ثمّ قال: قم يا قيس فبايع، فالتفت إلى الحسين عليه السلام ينظر ما يأمره، فقال: يا قيس إنّه إمامي يعني الحسن عليه السلام.

١٧٧ـ حدّثني جعفر بن معروف، قال حدّثني محمّد بن الحسين بن أبي الخطّاب، عن جعفر بن بشير، عن ذريح، قال سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: دخل قيس بن سعد بن عبادة الأنصاريّ ـ صاحب الشرطة الخميس ـ على معاوية، فقال له معاوية: بايع! فنظر قيس إلى الحسن عليه السلام فقال: أبا محمّد بايعت؟ فقال له معاوية: أما تنتهى أما والله إنّي[٤]، فقال له قيس: ما نسئت[٥] أما والله لأن شئت لتناقصنّ[٦]، فقال، و كان مثل البعير جسيماً و كان خفيف اللحية، قال، فقام إليه الحسن فقال له: بايع يا قيس! فبايع.

ذكر يونس بن عبدالرحمن في بعض كتبه: إنّه كان لسعد بن عبادة ستّة أولاد كلّهم قد نصر[٧] رسول الله صلى الله عليه وآله و فيهم قيس بن سعد بن عبادة، و كان قيس أحد العشرة الذين

---

١. قذفهم ـ خ.(م)
٢. تقدّم ترجمته في رقم ١٥١.(انظر: أنساب الأشراف: ق ٤، ج ١ / ٥٧ ـ ٥٦)
٣. فضل ـ خ.(م)
٤. يقال هذا عند الغضب.(م)
٥. ما شئت ـ خ.(م)
٦. لتناقص، لتناقضنّ ـ خ.(م)
٧. قد نصروا ـ خ.(م)